رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

تاریخہائے اشاعت :- ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

۱- عوام سے (صہ)
۲- خواص سے (دعہ)
۳- ہندوستان سے باہر (اسے)
۴- غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے (ہے)

الحکم

ایڈیٹر :- شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲ | قادیان دار الامان ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

اے بیخبر بخدمتِ قرآن کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید کہ فلاں نماند

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کے لئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ ہر مہینے میں کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جن سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقائق و معارف قرآنی کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائینس دان بھی مزا اٹھائیں ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک تین پارے شایع ہو چکے ہیں قیمت ہر سہ تین روپیہ

تصوف کا خزانہ معرفت اور حقائق کا گنجینہ

یعنی

مکتوبات احمدیہ جلد اوّل

حضرت حجۃ اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھبیس ۲۶ سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ جو نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل تصوف کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرۃ کے اسرار کے امین ہیں میں دعوی سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ان کو پڑھے۔ اور گرویدہ نہ ہو جاوے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں کے برابر تول کر بھی سستا ہے۔ بایں قیمت صرف ۸ر فی جلد

دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے نام کے مکتوبات طبع ہوں گے اور بحمد للہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے۔

درخواستیں یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہئیں

ایک دلی جوش سے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ کام بھی آپ کا منجملہ اور بہت سے کاموں کے ہے۔ جو آپ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے لئے کرتے ہیں۔ اگر یہ تجویز جو آپ فرماتے ہیں۔ گورنمنٹ سے منظور ہو جائے۔ تو اس میں شبہ نہیں ہے۔ کہ وہ مہلک بیماری جو وبا کی طرح پھیل رہی ہے۔ اور جس سے ایک مذہبی آدمی کو بہت تکلیف پہونچتی ہے جاتی رہے۔ لیکن بلحاظ اصول سیاست گورنمنٹ سے مجھے امید نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا قانون جاری کرنا پسند کرے۔ اور اُن دو شرطوں کو جن کا آپ نے مشروط ہونا تجویز فرمایا ہے۔ برٹش گورنمنٹ قانون کے پیرایہ میں ظاہر کر سکے۔ یہ صرف میری ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ یہاں ہر شخص جس کو گورنمنٹ کے قانون بنانے کے اصول سے واقفیت ہے۔ یہی خیال رکھتا ہے۔ اور جبکہ گورنمنٹ سے اس کی منظوری کی امید نہیں ہے۔ تو درخواست سے کیا فائدہ اگر یہ خیال نہ ہوتا۔ تو میں حضرت کے بھیجے ہوئے کاغذ پر دستخط کر کے اُسے فوراً واپس کرتا۔ مجھے امید ہے کہ اس معاملہ میں جو کچھ آپ کا خیال ہوگا۔ اُس سے وقتاً فوقتاً آپ مجھے مطلع فرمائینگے۔ آپ یقین رکھئے۔ کہ میں ایسے کاموں میں جس سے اسلام پر جو حملے ہوتے ہیں۔ وہ روکے جائیں۔ اور مسلمانوں کو جو تکلیف پہونچائی جاتی ہے اُس میں تخفیف ہو۔ دل و جان سے مدد کرنے کے لئے موجود ہوں۔ فقط زیادہ نیاز و بس!

آپ کا خادم محسن الملک

مہدیعلی

اب اس خط کو پڑھ لینے کے بعد تعلیمی کانفرنس کے ممبروں کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے ایک محسن کی احسان فراموشی کی ہے۔ حضرت مغفور اپنی خدمات کا صلہ اور اجر نہیں چاہتے تھے۔ وہ جو کچھ کرتے تھے محض خدا کی رضا اور اطاعت کے لئے کرتے تھے۔ لیکن ان کے احسانات کے اظہار میں ہماری سعادت ہے۔ اور جو شخص اپنے ہم جنس کے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کا کیسے شکر گزار ہو سکتا ہے؟ تعلیمی کانفرنس نے یہ بہت بڑی فرو گزاشت کی ہے۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس کی تلافی وہ کیونکر کر سکتے ہیں۔ تعلیمی کانفرنس سے تو دیو سماج کے معزز بانی نے ہی اخلاقی جرأت سے کام لیا۔ اور حضرت اقدس عم کے وصال پر ایک لمبی تحریر کے ذریعہ احمدی قوم کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ مگر کانفرنس کے لبرل مائنڈڈ ممبروں سے اتنا نہ ہو سکا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جو قوم اس درجہ پر گر چکی ہو۔ کہ وہ اپنے محسن کو شناخت نہ کر سکے۔ تو اس سے بڑھ کر قابلِ رحم کون ہو سکتا ہے؟

یاد آئیگی تمہیں میری وفا میرے بعد

یہ درد انگیز الفاظ اس دل سے نکل کر جوالہ قلم ہوئے ہیں۔ جو قومی درد میں گداز ہوا ہوا تھا۔ اور آج جس کو جسمانی آنکھیں اس دُنیا میں تلاش کر رہی ہیں اور وہ نہیں ملتا۔ اور فی الواقعہ اُس کی وفا یاد آتی ہے اور یاد آئے گی۔ اور خون کی آنسو رولائے گی۔

مجھے اس مضمون کے لکھنے کی تحریک اُس بلوہ کی خبر سے ہوئی ہے جو عید اضحیٰ کی تقریب پر ٹٹیاگڑھ میں ہوا ہے اور جس میں ہندو اور مسلمانوں کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ فساد یا بلوہ کی جڑ گائے کی قربانی تھی۔ ایسا ہی سرپام (برما) میں جمال براور ز کے کارخانہ میں ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد ہوا۔ اور اس کی بنا بھی گائے کی قربانی ہی ہے۔ عید اضحیٰ کی تقریب پر گائے کی قربانی کی وجہ سے فساد کا ہو جانا ہرچند کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن تعجب سے خالی نہیں ہے ہندو کی قوم میں شائستگی اور نئی روشنی کی وجہ سے آزاد خیالی اور آزادمنشی پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں وہ ہوٹلوں میں کھانا کھانے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اور ولائت میں جا کر کھانے پینے کی چیزوں پر ہی مذہب کا انحصار نہیں رکھتے۔ وہاں ہندوستان میں ایسے فسادات کا ہونا بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ اور ابھی نہیں معلوم کہ ہندوستانیوں کی قسمت میں کہاں تک ایسے فسادات کا نشانہ ہونا لکھا ہے۔ اگر گائے کی قربانی اور قدیم زمانہ میں اس کے رواج پر بحث کی جاوے۔ تو یہ مضمون بجائے خود ایک ایسی رنگت اختیار کر لیگا کہ یہ خلیج فساد اور بھی وسیع ہو۔ مگر میری یہ غرض نہیں ہے میں دل سے چاہتا ہوں۔ کہ ایسے فسادات کا خاتمہ ہو جاوے۔ اور خیال اس وقت سے ہی پیدا ہوا ہے جب سے مندرجہ بالا الفاظ کہنے والے بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔

یہ آئے دن کے فسادات فوراً بند ہو جاتے یا ہو جائیں اگر حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس پیغام صلح پر عمل کیا جاتا۔ جو لاہور کے ایک عظیم الشان مجمع میں دیا گیا۔ آپ نے اس پیغام میں فرمایا:۔

"ہندو صاحبان کے ساتھ سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔ اور سلوک اور مروت اپنی عادت کرو۔ اور ایسے کاموں سے اپنے تئیں باز رکھو۔ جن سے اُن کو دُکھ پہنچے۔ گر وہ کام نہ ہمارے مذہب میں واجبات سے ہو۔ اور نہ فرائض مذہب سے۔ پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں۔ تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اُس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جاوے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے۔ خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننا۔ پس ایک ضروری اور مفید کام کیلئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں۔ حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز" (پیغام صلح صفحہ ۱۱)

یہ وہ خیر و برکت اور صلح اور آشتی کی راہ تھی۔ جو مغفور امام نے ان دونوں قوموں کے سامنے رکھی۔ اگر وہ لوگ جو ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد کے خواہشمند ہیں کوشش کرتے۔ تو یہ فسادات مٹ جانے کو ہوتے مگر افسوس ہے۔ اس کی طرف لیڈران ملک کو توجہ نہیں وہ کسی اور ہی خیال میں مست ہیں۔

احمدی قوم تو یہاں تک اس پر عمل درآمد کر رہی ہے

کہ حال میں سیالکوٹ کے ضلع میں ایک احمدی مدرس کو بعض ناسمجھ مسلمانوں نے سخت دُکھ دیا۔ کہ اُس نے گلئے کے ذبح کے متعلق ایسی ہی رائے دی تھی بہرحال ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اتفاق چاہنے والے پیغام صلح کی قدر کریں۔ اور اس ضد لئے خیر پر ٹینیک کہہ کر ہم سے آملیں۔

ملک میں ایسی بدامنی خیر و برکت کا موجب نہیں ہو سکتی اور دونوں قوموں کے لئے پستی اخلاق کا موجب ہے پس اُس شفیق ناصح کی صدا کو سنو اور اُس پر عمل کرو۔

شیخ الاسلام کے خیالات بعض معاملات پر

حال میں روس کا اخبار "ریچ" بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے ایک خاص نامہ نگار کو آستانہ روانہ کیا تھا۔ کہ جناب شیخ الاسلام سے ملے۔ وہ ہماری ہدایت کے موافق آپ سے ملاقی ہوا۔ اور ان چار سوالوں کے جواب طلب کئے۔

پہلا یہ کہ اسلامی عورت کی تعلیم کے باب میں تعلیم کے باب میں شیخ الاسلام کی کیا رائے ہے؟

دوسرا یہ کہ اخباروں میں ضرورت ظاہر کی گئی ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ ترکی میں کیا جائے۔ اس بارے میں شیخ الاسلام کی کیا رائے ہے؟

تیسرا یہ کہ ترکی علوم و فنون کے مدارس کو شیخ الاسلام کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

چوتھا یہ کہ آجکل جو مذہبی آزادی کا نام لیا جاتا ہے اس سے شیخ الاسلام کی مراد ہے؟

پہلے سوال کے بارے میں فضیلتماب نے جواب دیا کہ قرآن ہمیں حکم فرماتا ہے۔ کہ ہم مردوں اور عورتوں کو دونوں کو ایک ساں علم سکھائیں۔ اور دونوں لکھنا پڑھنا جانیں۔ چنانچہ یہی سبب ہے۔ کہ ہم ہر طرح کی اس شائستہ تعلیم کو جو عورتوں میں ہو۔ اور خاص کر کے اس تعلیم کو جو ابتدائی تعلیم کے بعد ہے۔ نہائت خوشی سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ بہت ہی مناسب ہے۔ کہ ایک مسلمان مریض عورت کا علاج ایک مسلمان طبیبہ ہی کرے۔ اس لئے واجب ہے۔ کہ مسلمان نوجوان لڑکیاں مدارس طبی میں داخل ہو کر اس علم کو حاصل کریں۔ اب رہی یہ بات کہ عورتوں کا قانونی وکالت کا سیکھنا یا جج بننا ضرور ہے یا نہیں سو یہ امر اب بھی یورپ کے دوسرے ممالک میں یوں ہی فیصلہ طلب باقی رہا ہے۔ اور اس کے سوا مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے ملک کے باشندے اس مسئلہ پر کیا خیال رکھتے ہیں"

اور دوسرے سوال کے لئے فرمایا اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ کہ قرآن کے ترجمہ کے خیال کے ذرہ بھی مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ فرض سمجھتے ہیں۔ کہ حتی الامکان کوشش کرکے اس اہم ضرورت کو پورا کیا جائے تاہم بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ قرآن میں بہت سے مقامات ایسے ہیں۔ کہ جن کا سمجھنا عام لوگوں پر دُشوار ہے اور اس کے لئے کثرت علم اور تعلیم کی ضرورت ہے لہذا یہ کام ایک یا دو آدمیوں کے بس کا نہیں۔ اس کے لئے متعدد علماء اور فلاسفروں کی ضرورت ہے۔ جو قرآن زبان اور عربی علمِ ادب کو بخوبی جانتے ہوں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ لاعلمی کے باعث اس کلام جلیل الشان کے معانی و الفاظ جلیلہ میں کوئی غلطی واقع ہو جائے"۔

اور تیسرے سوال کا یہ جواب دیا ہو "تمہیں معلوم ہے کہ ہم خدام مذہب ہیں۔ اور ہمارا کام ہے۔ کہ مذہبی مدارس کی نگرانی کیا کریں۔ اور علوم فنون کے مدارس کی ترقی ہمارے دائرۂ اختیار سے خارج ہے۔ اس پر لحاظ کرنا گورنمنٹ اور قوم والوں کا کام ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ ہم اس معاملہ میں دخل دہی نہیں کرتے تاہم اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنے مدارس میں وہی علوم پڑھائے۔ جن سے رعایا کی ترقی ہو۔ اور ملک میں وسائل تمدن بڑھ جائیں۔ اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ گورنمنٹ ان مدارس یا ان کے ابتدائی مکاتب کو ہمارے حوالہ کردے"۔

سرکاری مدارس میں بجز ایک حصہ کے اور کچھ بھی مذہبی تعلیم نہیں ہوتی۔ اور میں پھر اور ایک بار کہتا ہوں کہ علم و فن کی تعلیم خدام مذہب کے اختیار کی بات نہیں ہے بلکہ یہ معاملہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اتنا ضرور ظاہر کیا جائے گا۔ کہ علوم و فنون مذہب کے مخالف نہیں ہیں اور اسی باعث ہم اس امر کو تمام و کمال سلطنت کی رائے پر چھوڑتے ہیں"۔

اور چوتھے سوال کا جواب شیخ الاسلام نے ان الفاظ میں دیا۔ "ہمیں ہر طرح مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مگر ہم اس آزادی کی بنا پر دوسری اقوام کے مذاہب اور ان کے رسوم اور افکار میں کبھی بھی دخل دہی نہیں کرتے۔ اگر کبھی مداخلت ہماری جانب سے ہوتی ہے۔ تو صرف زبانی۔ اسلام ایسے مسلمانوں جو ایک عیسائی بی بی اپنے گھر میں رکھتا ہے اپنا آزادانہ حکم دیتا ہے۔ کہ اس عورت کو ہفتہ میں دو بار ملاقات کے لئے اس کے رشتہ داروں کے گھر جانے کی اجازت دے۔ اور ہمارے پیغمبر کریم نے ہم کو ایک بھی حکم ایسا نہیں دیا۔ جو ہماری طاقت سے باہر ہو۔ یہ تو اسلام اور پیغمبر اسلام کا حال ہے۔ ذرا خود ترکی ہی پر نظر کیجیے کہ وہ کس طرح اپنی غیر مذاہب رعایا سے برتاؤ کرتی ہے۔ اس نے اس زمانہ میں بھی جبکہ اس کا عیسائی رعایا پر پورا پورا اقتدار تھا۔ کبھی کسی مذہب کے لئے دباؤ نہیں ڈالا۔ اس صورت میں بھلا مذہبی آزادی کیونکر ترقی پذیر نہ ہوگی اور کیونکر آزادی کے ساتھ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب پر قائم نہ ہوگا۔

مرتدین اسلام

یہاں پر نامہ نگار نے اُن مرتدین کے بارے میں شیخ الاسلام کی رائے دریافت کی جو اسلام چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہو گئے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ فرض کیجئے۔ کہ میدان جنگ سے چند سپاہی دشمن کو پیٹھ دکھا کے فرار ہو گئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تم ان کو نہائت ہی نمک حرام اور بیوفا تصور کروگے۔ اور اس کے سوا سخت سے سخت سزا تجویز کی جائیگی۔ کیوں یہی نا؟ بس مرتدوں کو بھی ایسا ہی خیال کیجئے۔ ہم سب مسلمان گویا ایک قوم واحد ہیں اور اس قومیت سے جو شخص خارج ہو جاتا ہے۔ اس پر افسوس کرتے ہیں اور ہمیں اس سے نہائت رنج ہوتا ہے۔ اور یوں اظہار رنج

کہ حال میں سیالکوٹ کے ضلع میں ایک احمدی مدرس کو بعض ناسمجھ مسلمانوں نے سخت دُکھ دیا۔ کہ اُس نے گلئے کے ذبح کے متعلق ایسی ہی رائے دی تھی بہرحال ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اتفاق چاہنے والے پیغام صلح کی قدر کریں۔ اور اس ضد لئے خیر پر لبیک کہہ کر ہم سے آملیں۔

ملک میں ایسی بدامنی خیر و برکت کا موجب نہیں ہو سکتی اور دونوں قوموں کے لئے پستی اخلاق کا موجب ہے

پس اُس شفیق ناصح کی صدا کو سنو اور اُس پر عمل کرو۔

شیخ الاسلام کے خیالات بعض معاملات پر

حال میں روس کا اخبار "ریچ" بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے ایک خاص نامہ نگار کو آستانہ روانہ کیا تھا۔ کہ جناب شیخ الاسلام سے ملے۔ وہ ہماری ہدایت کے موافق آپ سے ملاقی ہوا۔ اور ان چار سوالوں کے جواب طلب کئے۔

پہلا یہ کہ اسلامی عورت کے تعلیم کے باب میں تعلیم کے باب میں شیخ الاسلام کی کیا رائے ہے؟

دوسرا یہ کہ اخباروں میں ضرورت ظاہر کی گئی ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ ترکی میں کیا جائے۔ اس بارے میں شیخ الاسلام کی کیا رائے ہے؟

تیسرا یہ کہ ترکی علوم و فنون کے مدارس کو شیخ الاسلام کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

چوتھا یہ کہ آجکل جو مذہبی آزادی کا نام لیا جاتا ہے اس سے شیخ الاسلام کی مراد ہے؟

پہلے سوال کے بارے میں فضیلتماب نے جواب دیا کہ قرآن ہمیں حکم فرماتا ہے۔ کہ ہم مردوں اور عورتوں کو دونوں کو ایک ساں علم سکھائیں۔ اور دونوں لکھنا پڑھنا جانیں۔ چنانچہ یہی سبب ہے۔ کہ ہم ہر طرح کی اعلیٰ شائستہ تعلیم کو جو عورتوں میں ہو۔ اور خاص کر کے اس تعلیم کو جو ابتدائی تعلیم کے بعد ہے۔ نہائت خوشی سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ بہت ہی مناسب ہے۔ کہ ایک مسلمان مریض عورت کا علاج ایک مسلمان طبیبہ ہی کرے۔ اس لئے واجب ہے۔ کہ مسلمان نوجوان لڑکیاں مدارس طبی میں داخل ہو کر اس علم کو حاصل کریں۔ اب رہی یہ بات کہ عورتوں کا قانونی وکالت کا سیکھنا یا جج بننا ضرور ہے یا نہیں سو یہ امر اب بھی یورپ کے دوسرے ممالک میں یوں ہی فیصلہ طلب باقی رہا ہے۔ اور اس کے سوا مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے ملک کے باشندے اس مسئلہ پر کیا خیال رکھتے ہیں"

اور دوسرے سوال کے لئے فرمایا اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ کہ قرآن کے ترجمہ کے خیال کے ذرہ بھی مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ فرض سمجھتے ہیں۔ کہ حتی الامکان کوشش کر کے اس اہم ضرورت کو پورا کیا جائے تاہم بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ قرآن میں بہت سے مقامات ایسے ہیں۔ کہ جن کا سمجھنا عام لوگوں پر دشوار ہے اور اس کے لئے کثرت علم اور تعلیم کی ضرورت ہے لہذا یہ کام ایک یا دو آدمیوں کے بس کا نہیں۔ اس کے لئے ان متعدد علماء اور فلاسفروں کی ضرورت ہے۔ جو قرآن زبان اور عربی علمِ ادب کو بخوبی جانتے ہوں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ لاعلمی کے باعث اس کلام جلیل الشان کے معانی و الفاظ جلیلہ میں کوئی غلطی واقع ہو جائے"۔

اور تیسرے سوال کا یہ جواب دیا "تمہیں معلوم ہے کہ ہم خدام مذہب ہیں۔ اور ہمارا کام ہے۔ کہ مذہبی مدارس کی نگرانی کیا کریں۔ اور علوم فنون کے مدارس کی ترقی ہمارے دائرہ اختیار سے خارج ہے۔ اس پر لحاظ کرنا گورنمنٹ اور قوم والوں کا کام ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ ہم اس معاملہ میں دخل دہی نہیں کرتے تاہم اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنے مدارس میں وہی علوم پڑھائے۔ جن سے رعایا کی ترقی ہو۔ اور ملک میں وسائل تمدن بڑھ جائیں۔ اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ گورنمنٹ ان مدارس یا ان کے ابتدائی مکاتب کو ہمارے حوالہ کر دے"

سرکاری مدارس میں بجز ایک حصے کے اور کچھ بھی مذہبی تعلیم نہیں ہوتی۔ اور میں پھر اور ایک بار کہتا ہوں کہ علم و فن کی تعلیم خدام مذہب کے اختیار کی بات نہیں ہے بلکہ یہ معاملہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اتنا ضرور ظاہر کیا جائے گا۔ کہ علوم و فنون مذہب کے مخالف نہیں ہیں اور اسی باعث ہم اس امر کو تمام و کمال سلطنت کی رائے پر چھوڑتے ہیں"

اور چوتھے سوال کا جواب شیخ الاسلام نے ان الفاظ میں دیا۔ ہمیں ہر طرح مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مگر ہم اس آزادی کی بنا پر دوسری اقوام کے مذاہب اور ان کے رسوم اور افکار میں کبھی بھی دخل دہی نہیں کرتے۔ اگر کبھی مداخلت ہماری جانب سے ہوتی ہے۔ تو صرف زبانی۔ اسلام ایسے مسلمانوں جو ایک عیسائی بی بی اپنے گھر میں رکھتا ہے اپنا آزادانہ حکم دیتا ہے۔ کہ اس عورت کو ہفتہ میں دو بار ملاقات کے لئے اس کے رشتہ داروں کے گھر جانے کی اجازت دے۔ اور ہمارے پیغمبر کریم نے ہم کو ایک بھی حکم ایسا نہیں دیا۔ جو ہماری طاقت سے باہر ہو۔ یہ تو اسلام اور پیغمبر اسلام کا حال ہے۔ ذرا خود ترکی ہی پر نظر کیجئے کہ وہ کس طرح اپنی غیر مذاہب رعایا سے برتاؤ کرتی ہے۔ اس نے اس زمانہ میں بھی جبکہ اس کا عیسائی رعایا پر پورا پورا اقتدار تھا۔ کبھی کسی مذہب کے لئے دباؤ نہیں ڈالا اس صورت میں بھلا مذہبی آزادی کیونکر ترقی پذیر نہ ہوگی اور کیونکر آزادی کے ساتھ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب پر قائم نہ ہوگا۔

مرتدین اسلام

یہاں پر نامہ نگار نے اُن مرتدین کے بارے میں شیخ الاسلام کی رائے دریافت کی جو اسلام چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہو گئے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ فرض کیجئے۔ کہ میدان جنگ سے چند سپاہی دشمن کو پیٹھ دکھا کے فرار ہو گئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تم ان کو نہائت ہی نمک حرام اور بیوفا تصور کرو گے۔ اور اس کے سوا سخت سے سخت سزا تجویز کی جائیگی۔ کیوں یہی نا؟ بس مرتدوں کو بھی ایسا ہی خیال کیجئے۔ ہم سب مسلمان گویا ایک قوم واحد ہیں اور اس قومیت سے جو شخص خارج ہو جاتا ہے۔ اس پر افسوس کرتے ہیں اور ہمیں اس سے نہائت رنج ہوتا ہے۔ اور یوں اظہار رنج

کا مسخ کرنا مذہبی آزادی کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کیونکہ ہم گورنمنٹ سے کبھی یہ نہیں چاہتے کہ وہ ان مرتدوں کو سزا دے یا کسی قانون کے ذریعہ ہی ان پر دباؤ ڈالے۔ جس طرح ایک شخص مرتد ہونے میں آزاد ہے۔ اسی طرح ہم بھی اس پر اپنی کراہت و نفرت ظاہر کرنے میں آزاد ہیں۔

کیوں مسلمان عورتیں عیسائیوں کے ساتھ شادی نہ کریں؟

اس کے بعد نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ اسلام تو ایک مسلمان مرد کو ایک عیسائی عورت سے شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور مسلمان عورت کو ایک عیسائی مرد کے ساتھ اس تعلق کو ناگوار اور ممنوع بتلاتا ہے؟

شیخ الاسلام نے کہا۔ تم جانتے ہو گھر میں مرد کا رسوخ اور اقتدار عورت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور عورت مرد کی ہر حال میں تابع ہوا کرتی ہے۔ اور ہونا بھی چاہئے۔ اس کے سوا ہم مسلمان یہود اور نصاریٰ کو اہل کتاب سمجھتے ہیں۔ اور اُن کی کتابوں اور اُن کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے اچھی طرح ہم ایک یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ زندگی بخوشی بسر کر سکتے ہیں۔ مگر عیسائیوں اور یہودیوں کی یہ شان نہیں ہے۔ وہ نہ تو قرآن ہی کو مانتے ہیں اور نہ نبی کریم ہی کو۔ بلکہ ماننے کے عوض اُلٹے قرآن اور پیغمبر کی تکذیب کرتے ہیں بھلا اس صورت میں مسلمان عورت اور ایک عیسائی یا یہودی مرد میں سازباز ہو تو کیونکر ہو؟ یہی وجہ ہے کہ مسلمان عورت کی شادی غیر مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔"

مسلمانان روس

اس کے بعد فضیلتمآب نے مسلمانان روس کا تذکرہ چھیڑا اور کہا اِن مسلمانوں کو میری نصیحت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے وطن کے تابعدار رہیں۔ مگر اپنے مذہبی حقوق اور قومی تعلقات کو کھو بیٹھنے نہ پائیں۔"

مذہبی علماء اور مذہبی آزادی

اس جملہ کو تمام کر کے شیخ الاسلام نے فرمایا جیسے شخص مذہبی آزادی کا طرفدار ہے۔ میں ہر طرح اس کا طرفدار ہوں اور یہ خیال رکھتا ہوں۔ کہ اگر تمام مذاہب کے پیشوا بطور خود یہ اعتقاد رکھیں۔ کہ سب انسان باہم بھائی بھائی ہیں۔ تو سب جھگڑے اور مذہبی عداوتیں اور رنجشیں دُنیا سے ایک لخت محو ہو جائیں گے۔"

اس سلسلۂ سوال و جواب کو پورا کر کے نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ ناظرین دیکھیں۔ مسلمانوں کا شیخ الاسلام کیسا اعلیٰ حوصلہ انسان ہے۔ اور اس اعلیٰ حوصلگی کے قیاس پر دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی اپنی رائے لگائیں۔

اسلامی دُنیا

آجکل مصر میں ایک روسی مسلمان سیاح وارد ہوا ہے جس کا نام عالم جان بارودی ہے۔ اور جو کازان کے اسلامی اخبار کا مہتمم ہے۔ اس نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ کہ روس کی پارلیمنٹ قائم ہونے سے پہلے وہاں کے پادریوں نے تقریباً دو لاکھ مسلمانوں کو جبراً عیسائی کر لیا تھا۔ جب سے پارلیمنٹ قائم ہوئی ہے۔ مذہبی جبر باقی نہیں رہا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ سوائے اُن مسلمانوں کے جو بچپن سے عیسائی کئے گئے تھے باقی سب مسلمان اپنے مذہب میں واپس آگئے۔

قسطنطنیہ میں جامع ایا صوفیہ کے قریب ایک نئی سڑک نکالی جائے گی اور اس کا نام "آزادی کی سڑک" رکھا جاوے گا۔

باب عالی نے صنعا اور حدیدہ کے درمیان ریلوے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور اس کے متعلق ضروری تحقیقات مکمل ہو چکی ہے۔ مگر محکمہ نافعہ نے مخہ سے ریل نکالنے کی صلاح دی ہے۔ جو تعز۔ اب۔ یریم۔ رثاء وغیرہ مقامات سے گزرتی ہوئی صنعا تک پہنچ جائے گی۔

فرانس کا مشہور ماہوار "رسالہ عالم اسلامی" لکھتا ہے۔ کہ وسطی اور جنوبی امریکہ میں آجکل بہت سے مسلمان موجود ہیں۔ جو ہندوستان ترکی اور افریقہ سے ہجرت کر کے گئے ہیں۔ برازیل کے سوا اور کسی ملک میں ان مسلمانوں کی کوئی مسجد ہے نہ مدرسہ۔ ملک شام سے جو مسلمان ہجرت کر کے آئے ہیں۔ وہ اور مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہوشیار اور لائق ہیں۔ اور تجارت کے کاموں میں سرگرم دکھائی دیتے ہیں۔ دولت عثمانیہ سے تقریباً (۹۰۰۰) مسلمان جنوبی امریکہ میں پہنچے ہیں۔ ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے برازیل میں دو ترکی کانسل رہتے ہیں۔ ایک ریوڈی جنیرو میں اور ایک سان پولو میں۔ برازیل کے سوا اور کسی ملک میں ترکی کانسل موجود نہیں ہے۔ وسطی امریکہ کی ریاستوں میں سے کوسٹاریکا میں کوئی مسلمان موجود نہیں ہے۔ دیگر ریاستوں میں پچاس مسلمان موجود ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ملک ارجنٹائن میں (۷۵۲۰۰) مسلمان ہیں۔ اور اگر یوراگوئی پیراگوئی اور چلی کے مسلمانوں کو شامل کیا جائے۔ تو اُن کی تعداد (۹۰۰۰۰) ہزار کے قریب ہے۔ ارجنٹائن سے پانچ عربی اخبارات نکلتے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ الزہرہ۔ اسلام۔ الصدیق۔ الرموزہ۔ الحقائق۔ برازیل میں (۱۰۰۰۰) مسلمان موجود ہیں۔ اس ملک سے حسب ذیل سات عربی اخبارات نکلتے ہیں۔ ابو الہول۔ المناظر۔ العدل۔ المنارہ۔ الافکار۔ الصواب۔ چلی میں (۱۵۰۰) اکواڈور میں (۲۰) پانامہ میں (۲۰) میکسیکو میں (۱۵۰۰) پیراگوئی میں (۳۰۰) یوراگوئی میں (۵۰۰) پیرو میں (۵۰۰) برٹش گائینا میں (۲۱۳۰۰) ٹانڈاڈ ویسٹ انڈیز (۲) انٹل آئی لینڈ میں (۳۰۰۰) جمیکا میں (۳۰۰۰) ٹوباگو آئی لینڈ میں (۵۰) چارلٹ آئی لینڈ میں (۱۰۵۰۰) گوار لوپ آئی لینڈ میں (۳۰۰) مارٹینک آئی لینڈ میں (۲۰۰۰) فرنچ گائینا میں (۱۵۰۰) اور ہالینڈ کی نوآبادیوں میں (۳۵۰۰۰) مسلمان موجود ہیں۔ مجموعی طور پر جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد (۱۵۸۴۸۰) ہے۔

ترکی مجلس وزرا نے قرار دیا ہے۔ کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان اور مکہ اور جدہ کے درمیان جہاں تک جلد ممکن ہو ریلوے تعمیر کی جائے۔ دولتلو حسن تحسین پاشا گورنر یمن نے بھی مجلس وزرا کو ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس عرضداشت میں حسب ذیل پانچ امور درج ہیں (۱) حدیدہ اور صنعا کے درمیان ریلوے

تیار کی جائے (۲) بجائے حدیدہ کے شیانہ یمن کا بندرگاہ قرار دیا جائے (۳) ضلع عسیر یمن سے خارج کیا جائے اور صوبہ حجاز میں شامل کر دیا جائے (۴) موجودہ ضروریات کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی جائے (۵) فرقہ زیدیہ کے معاملہ میں خاص ہدایات بھیجی جائیں +

شریف حسین پاشا امیر مکہ جدید شریف مکہ اپنے مستقر شرافت پر پہنچ گئے۔ جدہ میں ان کا استقبال نہایت تپاک سے کیا گیا۔ اب مکہ کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مکہ میں ان کے آنے کے وقت بہت سے اشراف اور عرب استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ جن کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔

قائمقام مکہ۔ مکہ کی طرف سے حضرت فاضل شیخ عبداللہ سراج مفتی پارلیمنٹ ٹرکی کے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ہیں۔ آپ روانہ ہو گئے ہیں۔ اہل حجاز کو کامل امید ہے۔ کہ آپ اپنی خداداد لیاقت سے فرائض قائمقامی کو خوب طرح سے ادا کریں گے۔

قسطنطنیہ کے تازہ حالات۔ مسئلہ انتخاب میں حکومت عثمانیہ نے ایسا معتدل اور خوشگوار رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ ترکوں اور دیگر اقوام میں کسی قسم کی کشیدگی واقع ہونے کا موقعہ نہیں آیا۔ بلکہ ان کی قدیمی اور باہمی شکر رنجی کا خاتمہ ہو گیا اور گورنمنٹ ترکی کے تمام عنصر متحد و یکجہت ہو گئے۔ انتخابات کا بڑا حصہ مکمل ہو گیا۔ اور باقی سرعت سے تکمیل پا رہا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ انجمن اتحاد و ترقی نے پانچ ڈیلیگیٹ اپنی طرف سے نامزد کئے ہیں۔ اور انتخاب کنندوں سے حلفیہ بیان لیا ہے کہ وہ انتخاب کرنے میں اپنی رائے ضائع نہیں کریں گے۔

آسٹریا۔ تازہ خبر ہے کہ آسٹریا عنقریب ٹرکی کا یہ مطالبہ منظور کرنے والی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ عثمانیہ کو مالی تاوان ادا کرے۔ دولت علیہ جرمن کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے آسٹریا پر دباؤ ڈالا (المؤید)

بائیکاٹ۔ آسٹریا مال کا بائیکاٹ سالونیکا میں بند ہو گیا۔ (اللواء)

متفرق خبریں

شقاق الارض۔ انجوڈا اور سوٹا ہلم کے درمیان شیلیگری ریلوے پر زمین شق ہو گئی ہے اور ٹرینیں رکی ہوئی ہیں۔

کلکتہ میں بصدارت نواب صاحب ڈھاکہ مسلمانوں کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اور ٹیٹاگڑھ کے واقعہ پر اظہار تاسف کیا گیا۔

اصلاح جیلخانجات ہند۔ ایک خاص افسر اصلاح جیلخانجات ہند پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔

گورنمنٹ ہند ایک کمیٹی مقرر کرنے والی ہے۔ جو ہندوستان کی دیگر نوآبادیوں کو تلاش معاش میں جانے کے بعض مسائل پر غور کرے گی۔

۵ رجنوری ۱۹۰۹ء کو بمبئی میں گاڑی والوں نے ہڑتال کر دی۔ جس سے پبلک کو بڑی تکلیف ہوئی۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسپکٹر نے گاڑیوں کے گھوڑوں کو کمزور پا کر صرف ۹ کو پاس کیا تھا۔

امیر افغانستان اپنی باقاعدہ فوج کی تنخواہ بڑھانے والے ہیں۔ بحساب ایک روپیہ ماہوار ترقی ہوگی۔

قندھار کی خبر ہے۔ کہ خلیج فارس سے رائفلیں اور ہتھیار برابر جنوبی افغانستان میں چلے آ رہے ہیں اور اب صوبہ ہزارہ اور اس کے مشرقی علاقہ میں ان کی درآمد ہو رہی ہے۔

اب یہ بات عام طور پر مشہور ہو رہی ہے۔ کہ امیر حبیب [?] افغانستان چاہتے ہیں کہ تمام افغانی قومیں اپنے آپ کو مسلح کر لیں۔ اس لئے بندوقیں وغیرہ دھڑا دھڑ ملک میں آ رہی ہیں۔

ہز میجسٹی امیر کابل اپنی ہندو سکھ اور ہندو رعایا کے ساتھ مراعات برت رہے ہیں۔ جلال آباد کے قریب بعض چشموں کو ہندو مقدس سمجھتے ہیں۔ ہز میجسٹی نے ان پر ہندوؤں کی آمد و رفت بلا مزاحمت کر دی ہے۔

خیبر اور کابل کے مابین سڑک کی درستی ہو رہی ہے تاکہ موٹر گاڑیاں چل سکیں۔ کابل کی ترک نوآبادی پر ہز میجسٹی

کی خاص عنایت ہے۔ ترکوں کے رویہ نے اُن کو نہایت ہی ہردل عزیز بنا دیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ بعض پنجابی اور ہندوستانی ملازمین مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ افغان گورنمنٹ خود بھی ہندوستانی اور یورپین ملازموں کی تعداد کو کم کرنا چاہتی ہے۔

گل ملا جو سرحد کا ایک نہایت ذی اثر ملا تھا فوت ہو گیا اس کا بیٹا خیرالدین جانشین ہوا ہے۔

پٹیالہ میں دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت پولیس نے ایک گروہ گرفتار کیا ہے۔

رنگون میں مسلم ایجوکیشن کمیٹی کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ سر چارلس فاکس چیف جج برہما چیف کورٹ اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔

مدراس گورنمنٹ دریائے کرشنا اور کاویری سے آبپاشی کا کام لینے کی تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

کانپور کے کرنسی آفس میں کثرت سے جعلی نوٹ دریافت ہوئے ہیں۔ اور ایسی ہوشیاری سے بنائے گئے ہیں۔ کہ جعل کو تمیز کرنا مشکل ہے۔

آئندہ وائسرائے۔ اخبار انگلشمین کو لندن سے تار پہنچا ہے کہ بجائے لارڈ منٹو کے مسٹر ونسٹن چرچل وائسرائے ہند ہوں گے اور سنا جاتا ہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل نے اسے منظور بھی کر لیا ہے۔ کیونکہ ان کی تندرستی پارلیمنٹ کے موجودہ کثرت کار کی تاب نہیں لا سکتی۔ اور اگر مسٹر ونسٹن چرچل نہ ہوئے تو لارڈ ڈیوکس ہوں گے۔ مسٹر چرچل کی عمر اس وقت ۳۴ سال کی ہے اور وہ لبرل پارٹی کے نہایت شاندار رکن ہیں۔ وہ ہندوستان میں بھی رہ چکے ہیں اور سر ولیم لاکھارٹ کے ہمراہ تیراہ اور مالاکنڈ کی مہموں میں شریک تھے۔

ایک ہفتہ کی تنخواہ۔ شاہی حکم بموجب ہندوستان میں چھوٹے درجہ کے عہدہ داروں اور ادنٰے درجہ کے ملازمان سرکار کو ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور بونس ملنی قرار پائی ہے۔ اس پر گورنمنٹ کو ۳۳ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔

باغی انجمنیں۔ مشرقی بنگال میں ۵ باغی انجمنیں حال میں خود بخود شکست ہو گئیں۔

بمبئی پوسٹ آفس۔ ایوانہائے تجارت بمبئی۔ مدراس اور

تیار کی جائے (۲) بجائے حدیدہ کے جہانہ یمن کا بندرگاہ قرار دیا جائے (۳) ضلع عسیر یمن سے خارج کیا جائے اور صوبہ حجاز میں شامل کر دیا جائے (۴) موجودہ ضروریات کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی جائے (۵) فرقہ زیدیہ کے معاملہ میں خاص ہدایات بھیجی جائیں +

شریف حسین پاشا امیر مکہ جدید شریف مکہ اپنے مستقر شرافت پر پہنچ گئے۔ جدہ میں ان کا استقبال نہایت تپاک سے کیا گیا۔ اب مکہ سے ایک خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مکہ میں ان کے آنے کے وقت بہت سے اشراف اور عرب استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ جن کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔

قائمقام مکہ۔ مکہ کی طرف سے حضرت فاضل شیخ عبداللہ سراج مفتی پارلیمنٹ ٹرکی کے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ہیں۔ ... ہو گئے ہیں۔ اہل حجاز کو کامل امید ہے۔ کہ آپ اپنی خداداد لیاقت سے فرائض قایمقامی کو خوب طرح سے ادا کریں گے۔

قسطنطنیہ کے تازہ حالات۔ مسئلہ انتخاب میں حکومت عثمانیہ نے ایسا معتدل اور خوشگوار رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ ترکوں اور دیگر اقوام میں کسی قسم کی کشیدگی واقع ہونے کا موقعہ نہیں آیا۔ بلکہ ان کی قدیمی اور باہمی شکر رنجی کا خاتمہ ہو گیا اور گورنمنٹ ترکی کے تمام عنصر متحد و یکجہت ہو گئے۔ انتخابات کا بڑا حصہ مکمل ہو گیا۔ اور باقی سرعت سے تکمیل پا رہا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ انجمن اتحاد و ترقی نے پانچ ڈیلیگیٹ اپنی طرف سے نامزد کئے ہیں۔ اور انتخاب کنندوں سے حلفیہ پیمان لیا ہے کہ وہ انتخاب کرنے میں اپنی رائے ضائع نہیں کریں گے +

آسٹریا۔ تازہ خبر ہے کہ آسٹریا عنقریب ٹرکی کا یہ مطالبہ منظور کرنے والی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ عثمانیہ کو مالی تاوان ادا کرے دولت علیہ جرمن کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے آسٹریا پر دباؤ ڈالا (المؤید)

بائیکاٹ۔ آسٹریا مال کا بائیکاٹ سالونیکا میں بند ہو گیا۔ (الاہرام)

متفرق خبریں

شقاق الارض۔ انجوڈا اور موٹاپلیم کے درمیان نیلیگری ریلوے پر زمین شق ہو گئی ہے اور ٹرینیں رکی ہوئی ہیں۔

کلکتہ میں بصدارت نواب صاحب ڈھاکہ مسلمانوں کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اور ٹیٹیاگڑھ کے واقعہ پر اظہار تاسف کیا گیا۔

اصلاح جیلخانجات ہند۔ ایک خاص افسر اصلاح جیلخانجات ہند پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔

گورنمنٹ ہند ایک کمیٹی مقرر کرنے والی ہے۔ جو ہندوستان کی دیگر نوآبادیوں کو تلاش معاش میں جانے کے بعض مسائل پر غور کرے گی۔

۵ جنوری ۱۹۱۰ء کو بمبئی میں گاڑی والوں نے ہڑتال کر دی۔ جس سے پبلک کو بڑی تکلیف ہوئی۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسپکٹر نے گاڑیوں کے گھوڑوں کو کمزور پا کر صرف ۹ کو پاس کیا تھا۔

امیر افغانستان اپنی باقاعدہ فوج کی تنخواہ بڑھانے والے ہیں۔ بحساب ایک روپیہ ماہوار ترقی ہو گی۔

قندھار کی خبر ہے۔ کہ خلیج فارس سے رائفلیں اور ہتھیار برابر جنوبی افغانستان میں چلے آ رہے ہیں اور اب صوبہ ہزارہ اور اس کے مشرقی علاقہ میں ان کی درآمد ہو رہی ہے۔

اب یہ بات عام طور پر مشہور ہو رہی ہے۔ کہ امیر صاحب افغانستان چاہتے ہیں کہ تمام افغانی فوجیں اپنے آپ کو مسلح کر لیں۔ اس لئے بندوقیں وغیرہ دھڑا دھڑ ملک میں آ رہی ہیں۔

ہز میجسٹی امیر کابل اپنی ہندو سکھ اور ہندو رعایا کے ساتھ مراعات برت رہے ہیں۔ جلال آباد کے قریب بعض چشموں کو ہندو مقدس سمجھتے ہیں۔ ہز میجسٹی نے ان پر ہندوؤں کی آمد و رفت بلا مزاحمت کر دی ہے۔

خیبر اور کابل کے مابین سڑک کی درستی ہو رہی ہے تاکہ موٹر گاڑیاں چل سکیں۔ کابل کی ترک نوآبادی پر بہت سی ...

کی خاص عنایت ہے۔ ترکوں کے رویہ نے اُن کو نہایت ہی ہر دل عزیز بنا دیا ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ بعض پنجابی اور ہندوستانی ملازمین مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ افغان گورنمنٹ خود بھی ہندوستانی اور یورپین ملازموں کی تعداد کو کم کرنا چاہتی ہے۔

گل ملا جو سرحد کا ایک نہایت ذی اثر ملا تھا فوت ہو گیا اس کا بیٹا خیر الدین جانشین ہوا ہے۔

پٹیالہ میں دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت پولیس نے ایک گروہ گرفتار کیا ہے۔

رنگون میں مسلم ایجوکیشن کمیٹی کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ سر چارلس فاکس چیف جج برہما چیف کورٹ اس کے پریذیڈنٹ ہیں

مدراس گورنمنٹ دریائے کرشنا اور کاویری سے آبپاشی کا کام لینے کی تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

کانپور کے کرنسی آفس میں کثرت سے جعلی نوٹ دریافت ہوئے ہیں۔ اور ایسی ہوشیاری سے بنائے گئے ہیں۔ کہ جعل کو تمیز کرنا مشکل ہے۔

آئندہ وائسرائے۔ اخبار انگلشمین کو لندن سے تار پہنچا ہے کہ بجائے لارڈ منٹو کے مسٹر ونسٹن چرچل وائسرائے ہند ہوں گے اور سنا جاتا ہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل نے اسے منظور بھی کر لیا ہے۔ کیونکہ ان کی تندرستی پارلیمنٹ کے موجودہ کثرت کار کی تاب نہیں لا سکتی۔ اور اگر مسٹر ونسٹن چرچل نہ ہوئے تو لارڈ ڈیوکس ہوں گے۔ مسٹر چرچل کی عمر اس وقت ۳۴ سال ہے اور وہ لبرل پارٹی کے نہایت شاندار رکن ہیں۔ وہ ہندوستان میں بھی رہ چکے ہیں اور سر ولیم لاکھارٹ کے ہمراہ تیراہ اور مالاکنڈ کی مہموں میں شریک تھے۔

ایک ہفتہ کی تنخواہ۔ شاہی حکم بموجب ہندوستان میں چھوٹے درجہ کے عہدہ داروں اور ادنےٰ درجہ کے ملازمان سرکار کو ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور بونس ملنی قرار پائی ہے۔ اس پر گورنمنٹ کو ۳۳ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا۔

باغی انجمنیں۔ مشرقی بنگال میں ۵ باغی انجمنیں حال میں خود بخود شکست ہو گئیں۔

بحری پوسٹ آفس۔ ایوانہائے تجارت بمبئی۔ مدراس اور

[illegible]

ذکر حبیب یا ملفوظات احمدیہ

فرمایا۔ مردوں کو خیر جاریہ سرائے وغیرہ اور حلال رزق کا ثواب ہو سکتا ہے۔ اور یہ ختم قرآن وغیرہ جو مُلّاں کہدیتے ہیں۔ کہ بیس قرآن دے لو۔ یہ تو بطور رسم اور طریق آرائی کا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کرتے تھے

کسی نے سوال کیا کہ مردوں کا احوال دُنیا میں بھی معلوم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہاں۔ ہم اپنے تجربہ سے کہتے ہیں۔ اور کشف قبور سے بھی ثابت ہے۔ کہ ایک توجہ اور محبت سے کشف قبور ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ واسطہ ہو کر روحوں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ یہ راز کہ وہ کیوں رو کے جاتے ہیں۔ اور ماں عزیز بچّہ کے تعلقات کے باوجود بھی نظر نہ آئے۔ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اس وقت فلا انساب بینھم ہوتا ہے۔ خواب میں انسان اس دنیا کو یاد نہیں کرتا۔ معلوم ہوتا ہے یہ دنیا بھُلا دی جاتی ہے۔ اور ایک نیا عالم شروع ہو جاتا ہے۔ وہ اس لائق نہیں ہوتے کہ اس عالم کے شوق کی قوّت رہے۔ ہاں خدا تعالیٰ قادر ہے۔ چاہے تو بتا دے اور دکھلا دے۔

یہ مسئلہ بڑا ہی نازک ہے۔ اور اسی وجہ سے بہت حصّہ دہریہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ انھوں نے بعد مرداں بقا کے وجوہات نہیں پائے۔ یہ سب علوم نبوّت پر موقوف ہے۔ اس کے لئے دُنیوی علوم سے مدد لے تو دہریہ ہو جائے گا۔

فرمایا۔ سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہی دل مائل کر دیتا ہے۔ بہشت کے آٹھ دروازے اسی لئے ہیں۔ کیونکہ سات معصیت سے بچنے کے ہیں اور آٹھواں فضل کا اور دوزخ کے اس لئے سات ہیں

فرمایا۔ اسلام کی روح خدا کی محبّت ہے اور نمازوں کا مغز اطاعت ہے +

فرمایا۔ میں تو خدا تعالیٰ کی باتوں کو چھوڑنے سے قتل کیا جانا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونا پسند کرتا ہوں۔ اور مجھے ذرا پرواہ نہیں۔ کہ کوئی آدمی میرے پاس نہ رہے خواہ ایک بھی نہ رہے۔

خدا نے مجھے حَکَم اور عدل بنایا ہے۔ میں نہ تو تعریف سے خوش ہوتا ہوں اور نہ مذمت کرنے سے ناراض۔ میرے لئے خدا کی تعریف کافی ہے۔

اس لئے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَحْمَدُکَ مِنَ الْعَرْشِ.

یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ اس نے کسی کو کسی خدمت کے کرنے کا موقعہ دیا۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ کا فرض اور خدمت ادا ہی نہیں کر سکتے۔

فرمایا۔ میں اپنی جماعت کے لئے وہی یقین چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ پر مجھے ہے۔ جب یہ یقین حاصل ہو جاوے۔ تو پھر غوث، قطب، ابدال ہو سکتے ہیں یقین ہی ایک ایسی شئے ہے۔ جو گناہ سے اور شیطان سے بچاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفوں کے برداشت کرنے کی توفیق اور طاقت دیتا ہے۔ اس سے چہرہ پر اور ہی رنگ آجاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت ملتی ہے اور خدا ہی نیا ہو جاتا ہے۔ پس اگر کوئی خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ تو انجام اچھا ہے۔ اور اگر یقین نہیں۔ تو سچّی خواب اور الہام کا دعویٰ کرنے والا بھی جھوٹا ہے۔

فرمایا۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کے متعلق سیدھی بات یہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ اس کے متعلق دقیق باتوں کا بیان کرنا بے موقعہ ہے۔ اللہ پر ایمان یہ ہے۔ کہ جس طرح قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح پر ایمان لائے۔ ایسا ہی کتابوں پر جس طرح قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض ھم نقصص میں بھی داخل ہیں۔ یہ ضروری ہے۔ کہ ان پر بھی ایمان لاوے۔ اور یوم آخرۃ یعنے قیامت پر ایمان لائے۔ اور یہ کہ قدر خیر و شر کا مقدّر ہے۔ تفصیلات کو حوالہ بخدا کرو۔ مسئلہ تقدیر کے لئے قرآن کریم کو تدبّر سے پڑھو۔

تعددازدواج کے متعلق ایک روز فرمایا۔ کہ ایک طرف تو کوئی روک نہیں۔ دوسری طرف عدل کی شرط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باریاں تو تقسیم کر دی ہیں جو میرے اختیار میں ہے۔ وہ تو تقسیم کر دیا ہے۔ مگر ایک امر جو دلی محبت کا ہے۔ وہ میرے اختیار سے باہر ہے ایک انسان کی دو بیویاں ہوں۔ ممکن ہے۔ ایک سے زیادہ محبّت ہو۔ اس کو قطع نظر کر کے عملی طور پر سب کو برابر رکھّے۔ نہ نان و نفقہ میں۔ نہ بود و باش میں۔ نہ معاشرت میں فرق رکھے۔ اس کے متعلق اسقدر تاکید پائی جاتی ہے۔ کہ انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے تو رنڈوا رہنا اچھّا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تحدید کے نیچے اگر جو قصوروار ہوتا ہے۔ اُس سے تلخ زندگی اچھّی ہے بمقابلہ اس کے جو خدا کا تازیانہ سر پر ہو تلخ زندگی بسر کر سکتے ہیں وہ بھی تو ہیں جو بیویاں نہیں کرتے۔

یہ تو ہمارا منشاء نہیں کہ دوسری بیوی نہ کرو معصیت میں ضرور پڑو۔ اگر گناہ سے نہیں رُک سکتے۔ تو دوسری کر لو مگر یہ یاد رکھو کہ میرا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ پہلی بیوی کو معلقہ کی طرح بٹھا دو۔

جوانی عمر ہو اور گناہ سے نہ بچ سکے تو اس کو اختیار ہے کہ دوسری کر لے۔ مگر پہلی کے حقوق کو تلف نہ کرے بلکہ زیادہ کرے تو رات دن کو پہلی سے زیادہ سلوک کرے جوانی کی چاہتا ہے انسان کے فطرتی میں یہ پاک قوّت ہے کہ دوسرے پر رحم کرتا ہے جس نے جوانی کا حصہ گذارا ہے اس کے حقوق کو چھوڑ دے تو ہماری طبیعت تو اس کو سن بھی نہیں سکتی؟

کارخانہ اخبار الحکم کی رعایتی اور مجلد کتابوں کی فہرست

مندرجہ ذیل کتابیں اور اخبارات کارخانہ الحکم میں موجود ہیں سالانہ جلسہ کی تقریب پر ان کی قیمتوں میں رعایت کی گئی تھی لیکن ایڈیٹر الحکم کی مصروفیت اور کارخانہ میں رخصت کی وجہ سے احباب اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس لئے صرف ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء تک رعایت کی جاتی ہے۔ جو منگانا چاہیں بذریعہ **قیمت طلب** پارسل منگوالیں۔

مکتوبات احمدیہ جلد اوّل حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور پرانی تحریروں کے سلسلے میں بالکل نایاب اور نادر مجموعہ۔ یہ مجموعہ مکتوبات آپ کی بعثت سے پہلے کا ہے۔ میں ان کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا بجز اس کے کہ تصوّف اور معرفت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ عجیب و غریب مضامین ان میں درج ہیں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ابتداہی سے آپ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے کس قدر جوش دل میں رکھتے تھے۔ یہ کتاب بالکل نئی چھاپی گئی ہے۔ قیمت فی جلد (۸ر)

حقیقت نماز جس میں نماز کی حقیقت۔ ارکان نماز کا فلسفہ نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نماز کے متعلق تمام ضروری مسائل درج ہیں۔ تین سو صفحوں پر سیر گن بحث کی ہے اور آخر میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب ایسی ہے۔ کہ جس کی تالیف پر ایڈیٹر الحکم کو ناز ہے۔ قیمت فی جلد (عصہ) رعایتی (۱۰ر) **الاسماء الحسنیٰ**۔ یہ کتاب حضرت باری عز اسمہ کی صفات اور اسماء سے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی جو تفصیل قرآن مجید میں آئی ہے۔ اس کو بیان کیا ہے قیمت ۵ر رعایتی (۲ر) **سلک مروارید** ہر دو حصہ ایک مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ جو خصوصیت سے عورتوں کیلئے عورتوں کے لئے حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے ماتحت قصّہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اور اس قدر مقبول ہوا کہ تیسری بار تجھاپنے کی ضرورت پڑی ہر دو حصہ قیمت ۸ر رعایتی (۴ر) **رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء** یہ نہایت قیمتی مجموعہ ہے جس میں حضرت اقدس کی تین حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی دو اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی تقریریں درج ہیں اور قریباً دو جزو کا ایک انٹروڈکشن ایڈیٹر الحکم کا ہے۔ جس میں حضرت اقدس کی بارہ سالہ کارروائی پر ریویو ہے قیمت (عہ) رعایتی (۸ر) **اصلاح النظر** ایک آریہ کے جواب میں حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح کے خاص حکم سے لکھا گیا صرف چند جلدیں باقی ہیں کوئی رعایت نہیں **متفرق کتابیں** جن کی قیمت میں ۱/۴ کی رعایت کی گئی ہے اصل قیمت درج ہے اس کا ۱/۴ لیا جاویگا **مراۃ الجہاد**: مسئلہ جہاد پر مبسوط اور مفصل کتاب لیکھرام آریہ مقتول کے رسالہ جہاد حقیقت کا دندان شکن جواب۔ تین سو سے زائد صفحوں کی کتاب قیمت (عہ) **آریہ دھرم**۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے۔ اعتراضات کا جو وہ اسلام پر کرتے ہیں خصوصیت کے ساتھ جواب دیا ہے۔ قیمت (۴ر) **نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط**۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے۔ اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت (۲ر) **سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب**۔ عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت (۲ر) **فیصلہ آسمانی** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت (۲ر) **نور القرآن**۔ حصہ دوم۔ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت (۴ر) **رپورٹ جلسہ ۱۹۰۶ء**۔ دار الامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا۔ جس میں حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریریں بیان فرمائیں۔ قیمت (عہ) **خطبات کریمیہ** قیمت (۴ر) **الانذار** قیمت (۴ر) **تفسیر سورۃ تبت** (۱ر) **سواء السبیل** نمبر ۱ (۱ر) **نسخ** (۱ر) **ردّ شیعہ** (۲ر) **ضرورۃ الامام** (۱ر) **قصیدہ ضوابط الادعوۃ الحق** نمبر ۱ (۱ر) **النصح** قیمت (۱ر) مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا (۱ر) نمونہ قرآن مجید (۳ر) **محمود کی آمین** ۳ پائی۔ دوسرا جنگ مقدس حصہ دوم (۲ر) تحفہ احمدیہ (۱ر)

اخبارات کے پچھلے فائیلوں کا اعلان اگلی اشاعت میں ہوگا۔

الحکم نمبر ۱۲ جلد ۱۴ ۲۱ جنوری ۱۹۱۰ء

15

16

مایوس اور درماندہ مریضوں کو مژدہ

شربت مقوی اعصاب

اس شربت کے استعمال سے وہ قویٰ قوی ہو جاتے ہیں جن کی کمی سے مرد نامرد اور پورا ہونے سے مرد کہلاتا ہے۔ اور جب کثرت خواہشات اور مسکرات اور جوانی کی بدعنوانیاں آپ کو عین وقت عین شباب میں لطف کی جگہ بے لطف کر دیں تو اس مرکب کو منگوا کر تجربہ کریں تا ہر میدان میں آپ غالب ہی رہیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و افکار مزید و محنت کی کثرت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کے حظ اٹھائیں تو اس کو اپنی جیب میں رکھئے یہ نامرد کو مرد مرد کو جوان مرد بنا دیتا ہے۔ اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر اور معدہ کو درست کرتا ہے۔ ضعف کو دور کر کے طاقتور بنا دیتا ہے سستی کو دور کر کے چست بناتا ہے۔ بزدل کو صاحب حوصلہ اور جب حوصلہ کم ہو تو قائم ہونے کی طاقت بخشتا ہے۔ اعصابی طاقت اور برقی رفتار اعصاب میں اس سے پیدا ہوتی ہے جو لوگ بے وقت قوت صرف کر لیتے ہیں اور زندگی کے واجبی مزوں سے قاصر ہو بیٹھتے ہیں وہ اس کے چند روزہ استعمال سے اپنی گم شدہ قوت کو واپس لا سکتے ہیں جب مثانہ کمزور ہو کر بادہ زیادہ ہو گیا ہو اور جن لوگوں کو فکر و رنج سے صاحب ادبار ہو۔ دماغ میں خیالات بیہودہ کا ہجوم رہتا ہو۔ تو اس کے پینے سے دور ہو جاتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیعت شگفتہ ہو۔ اور امراض نفقہ سے بچے رہیں ہر نیز وہ لوگ جن کو اپنے اعمال نے ٹھنڈا کر دیا ہو یا بڑھاپا سدراہ مقصود ہو تو وہ اس کی چند خوراک کو تجربہ کریں شہادت میں وہ لوگ موجود ہیں جو کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے حمل زرینہ قرار پاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)۔

طلائے نادر۔ اس کے خارجی استعمال سے مردہ عضلات زندہ ہو کر ان میں طاقت جوانی پیدا ہوتی ہے۔ فی تولہ چار روپے

حب خوش کن قابل دید ہے ناشنیدہ دیر آئید درست آئید۔ درجن عمر

سوزاک فی قرص۔ ۲۴ گھنٹہ میں تکلیف دہ علامات دور۔ درد۔ ریم۔ جلن۔ سوزش کافور۔ جسم میں طاقت و سرور حاصل ہوتا ہے۔ شرطیہ دوا۔ قیمت درجہ اول (سے) درجہ دوم (سے)

حب دافع آتشک ان کے استعمال سے پامنہ و قے و دست مرض دور ہو کر جسم کا خطرہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ)

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سپیشل رشیدار کشمیری لکڑی کے دامنڈل کاک کین اور ورڈ کے بہترین نمونہ میں پائیدار ہیں۔ قیمت ... کرکٹ بیٹ سپیشل رشیدار کشمیری لکڑی ۔ ہینڈل کاک کین دوہری بندش کے بنے ہوئے بہت نفیس عمدہ نہایت عمدہ قیمت عمار کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کا ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عار کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ... ۔

بچوں کے کرکٹ بیٹ نمبر ۱۲، ۳، ۴، ۵ دیکھو اسٹمپ ورسٹ ایکسٹرا کس ایکسل علاوہ ٹکٹ کے

فٹ بال عمدہ و کار آمد بانچ ہیڈ اور نہایت مضبوط ... ...

کرکٹ بال اگست سون نہایت عمدہ و مضبوط چھوٹے بچے ... ولایت کے بیچ ...

کرکٹ وکٹیں ... پریکٹس ...

ہاکی کا ہی ... پرائس لسٹ مفت

المشتہر

مستری نظام الدین مینیجر اسپورٹس گرسہ آیند کوٹ شہر سیالکوٹ

سامان ورزش کرکٹ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بال و دستم کرکٹ بیٹ اور وکٹ و فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میں اسے کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔ ۲۵ دسمبر ۰۸ء

نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور تحصیل ۔ کانگڑہ

محب اطفال

دوسرا نام ہے جو

اسکاٹس املشن

کو لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے جو اس نے ان کے بچوں کی تندرستی بحال اور جسم قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے اسے مزے سے پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرستوں کو توانا بنا دیتا ہے۔ فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔

اسکاٹ اینڈ باؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

سچائی کا جھنڈا

اشتہار بازی کی گرم بازاری میں مضمونوں کی تیزی و طراری سے مریضوں کی آہ نہ ابھی آ جبل و شکار دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے۔ ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگاؤ۔ جیسا اس میں کبھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے لاجواب مضمون تیار کیا ہے۔ جس کے تھوڑے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دفع ہوں گے اور ہر قسم کی شکایت جاتی رہے گی۔ ... ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ جاویں کہ ہماری دوا ... تیار رہتی ہیں اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر شفا ہو طلب فرمایئے۔ قیمت ...

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے آثار اور جوانی کی بے اعتدالیوں اور غفلت کا نتیجہ ہے یہ مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں ہمارے اس طلائے طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور تجربہ طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائیں گے۔ قیمت ۶ ماشہ (عہ)

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ اور بصارت کو بڑھانے والا۔ قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے ... گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴

المشتہر

حکیم محمد احسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ حمیدیہ گنج ضلع ...

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ بغیر شنوائی ہیلپ کے واسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب الامجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے۔ تو سردرد بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچے اور ان لوگوں جن کو بیہوشی یا بندش گلا کے باعث دو حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم ... کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ (عار) مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونے یا سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت لی جائیگی۔

نوٹ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں زر اجرت سے مطلع فرمائیں

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و منیجر طبع ہو کر شائع ہوا

حضرت امیر المومنین کا ایک ضروری مضمون

۱۰- جنوری کو حضرت امیر المومنین مدظلہ العالی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بلاکر مندرجہ ذیل مضمون اشاعت کے لئے لکھوایا اور فرمایا میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ کثرت سے شائع ہو۔ اس لئے احباب عام طور پر اس کو شائع کریں ایڈیٹر

آزادی

قرآن کریم کو جہاں تک میں نے پڑھا ہے۔ اور غور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن میں حریت اور آزادی دیتا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین۔ لست علیھم بمصیطر۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین اور فرماتا ہے۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و مسٰجد والصلوٰۃ۔ اور اسی قسم کی بہت سی آیات ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ اختلاف آرار کا دنیا میں بہت ہی ضروری ہے۔ جب جناب الٰہی کا خود منشاء نہ ہو۔ تو دنیا کے مصلحین اس کو کیونکر مٹا سکتے ہیں۔

حفظ امن

لیکن جیسے [illegible] الٰہی نے ہر ایک شخص کو اپنے اعتقاد اور قول اور فعل میں پوری حریت عطا کی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات یا مال یا عزت یا کسی دوسرے کی ذات و مال اور عزت کا خلاف کرنا چاہے۔ تو ایک حد تک ناصح اور قوم اور اگر کسی کی سلطنت ہو۔ تو وہ سلطنت ہر ایک شخص کو ایسے فعل کے ارتکاب سے روک سکتی ہے اور روکنا ضروری ہے۔ قرآن کی آیتیں لا تؤتوا السفھاء اموالکم مال پر اور لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ذات پر انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم و ارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناصح اور قوم اور سلطنت ہر ایک بقدر امکان خود اس فرد یا امکان کو جو اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت ہوں۔ ضرر سے روکیں۔ یہی وجہ اسلام کی قضایا اور جنگ کی مجھے معلوم ہوگی

ہے۔ مالی یا جانی ضرر کے لئے نماز جیسی چیز کے لئے تیمم اور لیٹ کے نماز پڑھنا۔ اور روزہ بعض حالتوں میں ترک کردینا اور حج کے عذر اور زکوٰۃ کے لئے نصاب اور فقہ کے تمام ابواب کو دیکھا جاوے۔ تو ایسے ہی اصولوں پر مبنی ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہر ایک شخص اپنے اعتقاد اور قول اور اعمال میں بشرطیکہ کسی کے لئے حتیٰ کہ اس کے اپنے لئے بھی مضر نہ ہوں۔ آزاد ہے۔ ورنہ آزاد نہیں۔

ترقی کا حق

دوسری بات جو قبل از مطلب بیان کرنی چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ اس آزادی میں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ ہر ایک شخص بے انتہا ترقی کا حقدار ہے اور اس کے لئے صرف اتنی ہی روک ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنی ترقیات میں اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت نہ ہو۔ ہاں بعض حالتوں میں اس کی ترقی کی حدبندی اس قادر و مقتدر کے ماتحت ہوجاتی ہے جس کے عجائبات اور حکمتوں سے یہ ترقی کن خود بھی ناواقف ہے واللہ بکل شیء محیط۔

مشکلات

تیسری بات ہر ایک ترقی کے ساتھ کچھ مشکلات اور کوئی تنزل۔ وقفہ بہت ضروری ہے اسی واسطے تمام عالم میں ترقیات کے نظاروں میں روک اور تنزلات کا نظارہ ہم دیکھتے ہیں۔ اور غالباً اسی لحاظ سے جانور ترقی سے رکے ہوئے ہیں۔ اور انسان کی ترقیات حیرت انگیز ہیں۔ مثلاً تمام کارخانہ دنیا کا اس وقت یا پہلے زمانوں میں پیشگوئیوں پر چلتا ہے۔ ریل پر جانے والا تار کے ذریعہ یا خط کے ذریعہ پیشگوئی کرتا ہے اور اپنے دوست کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ میں فلاں بجے اسٹیشن پر پہنچونگا۔ یا تمہارے گھر پہونچونگا۔ اور اس کی پیشگوئیوں پر اس دوست کو موقعہ لگتا ہے۔ کہ اپنے نوکروں چاکروں اور گھر والوں کو پیشگوئی کرے۔ کہ فلاں دوست فلاں وقت آج آئیگا۔ یہ پیشگوئیاں صحیح ہوتی ہیں۔ مگر بعض وقت کوئی ٹرین یا اور اسباب سے غلطی بھی ہوجاتی ہے۔ تمام ملازمت پیشہ اس لئے کام کرتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں تاریخ تنخواہ ملیگی اور غالباً ملتی ہے اور کبھی اس کے خلاف بھی ہوجاتا ہے۔ تاجر کی خط و کتابت اور ہنڈیاں اور زمیندار کے کاروبار بھی ایسے ہی ہیں۔ اور خلاف بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن دنیادار لوگ ان پیشگوئیوں کے کبھی کبھار غلط ہونے سے اپنی پیشگوئیوں کو نہ ترک کرتے ہیں۔ نہ ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور یہی ان کے لئے ترقیات کا موجب ہے

پیشگوئیاں

ایسے ہی اہل اللہ بھی خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر پیشگوئیاں کرتے ہیں اور اگر وہ راستباز ہوں۔ اور اگر فی الواقع اہل اللہ ہوں۔ تو اُن کی پیشگوئیاں غالباً صحیح ہوتی ہیں۔ مگر اُن کی ترقی کے لئے کبھی کبھی ان کی پیشگوئیاں خود اُن کی نظر میں یا لوگوں کی نظر میں غلط ہوجاتی ہیں اور یہ اُن کی ترقیات کا موجب ہے۔ یہ عجائبات ہیں۔ کہ ایک طرف کی پیشگوئیوں کی غلطی دنیاداروں کو اپنے کاموں میں سُست نہیں کرتی۔ مگر دوسری طرف کی پیشگوئیوں سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور اس ترقی کی حکمت کو نہیں سمجھتے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی اسوہ اس حریت اور ترقی اور تنزل اور مشکلات اور روکوں کا نظر نہیں آتا۔ اس لئے ہم کو وہاں ہی سے مثالیں لینی پڑتی ہیں۔ آپ کے عہد میں احد کا واقعہ اور غزوہ احزاب کا معاملہ اگرچہ ناعاقبت اندیشوں کے لئے آپ کی ترقیات کی روک تھی۔ مگر احد کا ظاہری فاتح خالد بن ولید احد کے بعد ہی معاً مسلمان ہوگیا اور غزوہ احزاب میں خود حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ اب ہم مکہ والوں اور مخالفوں پر چڑھائی کریں گے۔ اور وہ ہم پر چڑھ کر کبھی نہیں آئیں گے۔ آپ نے جب فتح مکہ کے بعد اپنے فتوحات کو تقسیم فرمایا۔ تو اس میں سے بہت بڑا حصہ مؤلفۃ القلوب کو عطا کیا۔ مگر انصار کے جلد باز نوجوانوں نے جب کہا کہ "ہماری تلواریں دشمن کے خون کو ٹپکاتی ہیں۔ اور فتوحات کا مال غیروں کو دیا جاتا ہے۔ جس پر آپ نے انصار کو بہت بڑا وعظ کیا۔ اور اس بات کا خمیازہ انصار کو کچھ ایسا اٹھانا پڑا۔ کہ وہ ہمیشہ فتوحات کے حصہ لینے میں اس دنیا میں پیچھے ہی رہے اور واقعہ مجھے یاد آیا ہے کہ کسی موقعہ پر آپ نے کچھ اموال کو تقسیم فرمایا۔ تو ایک شخص نے جس کی ظاہری شکل کا بھی تذکرہ احادیث میں ہے یہ کہا کہ ھذہ قسمۃ ما ارید بہ وجہ اللہ۔ کیا معنی آپ کی اس تقسیم میں عدل و انصاف اور خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہی

حضرت امیر المومنین کا ایک ضروری مضمون

۱۰۔ جنوری کو حضرت امیر المومنین مدظلہ العالی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو مندرجہ ذیل مضمون اشاعت کے لئے لکھوایا اور فرمایا میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ کثرت سے شائع ہو۔ اس لئے احباب عام طور پر اس کو شائع کریں۔ ایڈیٹر

آزادی قرآن کریم کو جہاں تک میں نے پڑھا ہے۔ اور غور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن میں حریت اور آزادی دیتا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین۔ لست علیھم بمصیطر۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین اور فرماتا ہے۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھد... صوامع و بیع و مساجد والصلوٰۃ۔ اور اسی قسم کی بہت سی آیات ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ اختلاف آثار کا دنیا میں بہت ہی ضروری ہے۔ جب جناب الٰہی کا خود منشاء ہو۔ تو دُنیا کے مصلحین اس کو کیونکر مٹا سکتے ہیں۔

حفظ امن لیکن جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو اپنے اعتقاد اور قول اور فعل میں پوری حریت عطا کی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات یا مال یا عزت یا کسی دوسرے کی ذات و مال اور عزت کا خلاف کرنا چاہے۔ تو ایک حد تک ناصح اور قوم اور اگر کسی کی سلطنت ہو۔ تو وہ سلطنت ہر ایک شخص کو ایسے فعل کے ارتکاب سے روک سکتی ہے اور روکنا ضروری ہے۔ قرآن کی آیتیں لا تؤتوا السفھاء اموالکم مال پر اور لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ذات پر اور انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم و ارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناصح اور قوم اور سلطنت ہر ایک بقدر امکان خود اس فرد یا امکان کو جو اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت ہوں۔ ضرر سے روکیں۔ یہی جڑھ اسلام کی فلاسفی اور مذہب کی مجھے معلوم ہوتی ہے۔ مالی یا جانی ضرر کے لئے نماز ... اور لیٹ کے نماز پڑھنا۔ اور روزہ بعض حالتوں میں ترک کر دینا اور حج کے عذر اور زکوٰۃ کے لئے نصاب اور وقت کے تمام ابواب کو دیکھا جاوے۔ تو ایسے ہی اصولوں پر مبنی ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہر ایک شخص اپنے اعتقاد اور قول اور اعمال میں بشرطیکہ کسی کے لئے حتٰی کہ اس کے اپنے لئے بھی مضر نہ ہوں۔ آزاد ہے۔ ورنہ آزاد نہیں۔

ترقی کا حق دوسری بات جو قبل از مطالب بیان کرنی چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ اس آزادی میں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ ہر ایک شخص بے انتہا ترقی کا حقدار ہے اور اس کے لئے صرف اتنی ہی روک ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنی ترقیات میں اپنے یا دوسرے کے لئے مضر ثابت نہ ہو۔ ہاں بعض حالتوں میں اس کی ترقی کی حدبندی اس قادر و مقتدر کے ماتحت ہو جاتی ہے جس کے عجائبات اور حکمتوں سے یہ ترقی کن خود بھی ناواقف ہے واللہ بکل شیء محیط۔

مشکلات تیسری بات ہر ایک ترقی کے ساتھ کچھ مشکلات اور کوئی تنزل۔ وقفہ بہت ضروری ہے اسی واسطے تمام عالم میں ترقیات کے نظاروں میں روک اور تنزلات کا نظارہ ہم دیکھتے ہیں۔ اور غالباً اسی لحاظ سے جانور ترقی سے رکے ہوئے ہیں۔ اور انسان کی ترقیات حیرت انگیز ہیں۔ مثلاً تمام کارخانہ دُنیا کا اس وقت یا پہلے زمانوں میں پیشگوئیوں پر چلتا ہے۔ ریل پر جانے والا تار کے ذریعہ یا خط کے ذریعہ پیشگوئی کرتا ہے اور اپنے دوست کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ میں فلاں بجے اسٹیشن پر پہنچونگا۔ یا تمہارے گھر پہنچونگا۔ اور اس کی پیشگوئیوں پر اس دوست کو موقعہ لگتا ہے۔ کہ اپنے نوکروں چاکروں اور گھر والوں کو پیشگوئی کرے۔ کہ فلاں دوست فلاں وقت آج آئیگا۔ یہ پیشگوئیاں صحیح ہوتی ہیں۔ مگر بعض وقت کو ٹرین یا اور اسباب سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ تمام ملازمت پیشہ اس لئے کام کرتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں تاریخ تنخواہ ملیگی اور غالباً ملتی ہے اور کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ تاجر کی خط و کتابت و ہنڈیاں اور زمیندار کے کاروبار بھی ایسے ہی ہیں۔ اور غلطی بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن دُنیا دار لوگ ان ... پیشگوئیوں کو نہ ترک کرتے ہیں۔ نہ ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور یہی ان کے لئے ترقیات کا موجب ہے

پیشگوئیاں ایسے ہی اہل اللہ بھی خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر پیشگوئیاں کرتے ہیں اور اگر وہ راستباز ہوں۔ اور اگر فی الواقع اہل اللہ ہوں۔ تو ان کی پیشگوئیاں غالباً صحیح ہوتی ہیں۔ مگر ان کی ترقی کے لئے کبھی کبھی ان کی پیشگوئیاں خود اُن کی نظر میں یا لوگوں کی نظر میں غلط ہو جاتی ہیں اور یہ ان کی ترقیات کا موجب ہے۔ یہ عجائبات ہیں۔ کہ ایک طرف کی پیشگوئیوں کی غلطی دنیاداروں کو اپنے کاموں میں سست نہیں کرتی۔ مگر دوسری طرف کی پیشگوئیوں سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور اس ترقی کی حکمت کو نہیں سمجھتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی اسوہ اس حریت اور ترقی اور تنزل اور مشکلات اور روکوں کا نظر نہیں آتا۔ اس لئے ہم کو وہاں ہی سے مثالیں لینی پڑتی ہیں۔ آپ کے عہد میں احد کا واقعہ اور غزوہ احزاب کا معاملہ اگرچہ ناعاقبت اندیشوں کے لئے آپ کی ترقیات کی روک تھی۔ مگر احد کا ظاہری فاتح خالد بن ولید احد کے بعد ہی معاً مسلمان ہو گیا اور غزوہ احزاب میں خود حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ اب ہم مکہ والوں اور مخالفوں پر چڑھائی کریں گے۔ اور وہ ہم پر چڑھ کر کبھی نہیں آئیں گے۔ آپ نے جب فتح مکہ کے بعد اپنے فتوحات کو تقسیم فرمایا۔ تو اس میں سے بہت بڑا حصہ مؤلفۃ القلوب کو عطا کیا۔ تو انصار کے چند نوجوانوں نے جب کہا کہ "ہماری تلواریں دشمن کے خون کو ٹپکاتی ہیں۔ اور فتوحات کا مال غیروں کو دیا جاتا ہے۔ جس پر آپ نے انصار کو بہت بڑا وعظ کیا۔ اور اس بات کا خمیازہ انصار کو کچھ ایسا اٹھانا پڑا۔ کہ وہ ہمیشہ فتوحات کے حصہ لینے میں اس دُنیا میں پیچھے ہی رہے اور واقعہ مجھے یاد آیا ہے کہ کسی موقعہ پر آپ نے کچھ اموال کو تقسیم فرمایا۔ تو ایک شخص نے جس کی ظاہری شکل کا بھی تذکرہ احادیث میں ہے یہ کہا کہ ھذہ قسمۃ ما ارید بہ وجہ اللہ۔ کیا معنی آپ کی اس تقسیم میں عدل و انصاف اور خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہی

کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ گویا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ (معاذ اللہ) نبی کریم خائن ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) بعض پرجوش طبائع نے اس شخص کو قتل بھی کرنا چاہا۔ مگر آپ کی رحیم کریم طبیعت نے اس جوشیلے کو بھی یہ کہا۔ کہ ایسے لوگ ابھی بہت سے آنے والے ہیں۔ گویا اس کو سبق دیا گیا کہ تو اور تیرے جانشین ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کہ ایسی مشکلات کا ہونا بھی مالی تقسیم کے وقت ضروری ہے

میری پرورش خدا کرتا ہے

میں اس بیان کے بعد یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری عمر اس وقت امت محمدیہ کی معمولی عمروں سے جو ساٹھ اور ستر کے درمیان فرمائی گئی ہیں۔ زیادہ ہے۔ اور مجھ کو جہاں تک مجھے علم ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے بے منتِ خلق محض اپنے فضل سے ہزاروں ہزار نعمتوں سے متمتع فرمایا ہے۔ حضرت امام شعرانی نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں الٰہی نعمتوں کے متعلق آپ نے بیان کیا ہے۔ مگر مجھ پر اسقدر نعمتیں ہیں۔ کہ میں ان کے بیان میں بھی شرمسار سا رہ جاتا ہوں۔ اور مجھے کامل یقین ہے۔ کہ جس نے میری ہمیشہ ایسی پرورشیں کی ہیں اب میں اس کی جناب میں ان تھوڑے دنوں کے لئے دوبھر نہیں۔ میرے کھانے پینے پہننے اور مکانوں میں رہنے کا انتظام جیسا میں ہمیشہ بیان کرتا رہتا ہوں بے شک ایک اچنبھا راز الٰہی ہے۔ اور اب تو اور بھی اچنبھا ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب کے وقت بھی مالی معاملات کے متعلق ایک ہمارے دوست نے کسی قسم کا اعتراض کیا تھا۔ اور حضرت صاحب نے اسے اور باقی احباب کو بھی قسم دی تھی کہ آپ لوگ مجھے کچھ نہ دیں۔ میں تمہارے اموال کا کوئی محتاج نہیں۔ مگر اس مخلص دوست کی یہ غلطی آخر عفو کے نیچے آ گئی۔ حضرت صاحب کی زندگی کے بعد ایک سہارنپوری نوجوان نے مجھے لکھا تھا۔ کہ لنگر کی آمدنی بہت زیادہ ہے اور خرچ بہت کم ہے۔ مجھے اس کی تحریر پر اس لئے تعجب ہوا تھا کہ نہ اس نے کبھی خود کمایا۔ نہ کبھی اپنی کمائی سے کسی کی خبرگیری کی۔ اس سے کیونکر اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ خرچ کیا ہوتے ہیں۔ اور آمدنی کے کیا اصول ہیں۔ حضرت صاحب کی زندگی میں اگر وہ ایسا اعتراض کرتا اور مجھ سے پوچھتا۔ تو میں شائد اس وقت جواب نہ دے سکتا

حالت لنگر

کیونکہ لنگر کی آمدنی حضرت صاحب کی ذات سے وابستہ تھی اور اس کا کسی کو علم نہ تھا۔ لیکن جس وقت اس نوجوان نے اعتراض کیا اس وقت لنگر کی آمدنی اور خرچ کا مجھے پورا علم تھا۔ اور میں یہ یقین کرتا ہوں۔ کہ لنگر بجائے اس کے کہ اس سے کچھ بچے مقروض ہو جاتا ہے۔ لنگر کی آمدنی میں میرا یقین تھا۔ کہ حضرت صاحب کے کنبہ اور متعلقین کو اس میں سے کافی امداد دی جاوے۔ لیکن آج تک جو ۱۲ ذی الحجہ ہے۔ کوئی راہ ایسی نہیں نکلی۔ کہ سوا معمولی کھانے پینے کے کوئی مالی نقد یا کپڑے یا ضروری مکان بنا دینے کی امداد میں یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کر سکی ہو۔ خود میں اپنی ذات سے اپنے کھانے کے لئے لنگر سے لینا طبعاً مکروہ سمجھتا ہوں۔ ہاں میرے ساتھ جو لوگ وابستہ ہیں ان میں سے ایک لڑکا میرے دوست کا اور دوسرا لڑکا ہماری ایک بھتیجی کا۔ لنگر سے وہ کھانا کھاتے ہیں جو بہت ہی ادنے درجہ کا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب کے وقت میں میں عمدہ سے عمدہ کھانا لنگر سے آیا ہوا اپنے سامنے دیکھتا تھا اور وہ سب کچھ حضرت صاحب کے صبح و شام کی تاکیدات کا نتیجہ تھا۔ حضرت بیوی صاحبہ نے جو میرے ایسے حالات سے زیادہ تر واقف ہیں۔ ایک بار کچھ نقد روپیہ بہت ہی الحاح کے ساتھ مجھے دیا۔ اور یہ کہا۔ کہ یہ صرف تیرے کھانے کے لئے ہے۔ اور ساتھ ہی کچھ روپیہ دیا۔ کہ اس کو لنگر میں آپ داخل کریں۔ مگر دوسرے حصہ میں سے نہ دیں۔ نیز سخت ضرورت پر اور وہ ضرورت یہ ہے۔ کہ میاں شریف احمد کی شادی جہاں ہوئی ہے۔ اس لڑکی کے لئے ایک مکان کی ضرورت تھی۔ سو اس کو انہوں نے جن مشکلات سے بنایا ہے۔ ان کو وہ سمجھتے ہیں۔ جن کو باہر سے کوئی روپیہ نہ دیا گیا ہو۔ اور پھر مکان بھی بنانا پڑے۔ مگر میں یا صدر انجمن یا لنگر اس امداد میں شریک نہیں ہو سکے۔ حضرت صاحب کے وقت کسقدر روپیہ بچتا تھا۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ آپ کے بعد آپ کے ذمہ پانچسو روپیہ کا قرضہ تھا۔ جس کو کسی چندہ اور آمدنی نے ادا نہیں کیا۔ وہ ادا تو ہوا۔ مگر ایسے راہ سے ادا ہوا۔ کہ اس میں کسی چندہ دہ یا عام آمد یا کسی یکمشت مخفی طور پر دینے والے نے اس میں شرکت نہیں کی۔ بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی اپنی کسی محنت اور تکلیف سے وہ ادا ہوا ہے۔ یہ باتیں دردمند دل سے نکلی ہوئی ہیں۔ اس جلسہ پر جو کچھ مختلف تقریروں میں ہمارے مخلص احباب نے کہا۔ وہ سب کچھ اخلاص اور درد اور سچی محبت کا نتیجہ تھا۔ میں جب تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ تو بجائے اس کے کہ میں تمہیں کسی قسم کی مالی تحریک کرتا۔ میں نے یا وعظ پر اکتفا کیا یا اُس راہ کے اظہار پر اکتفا کیا۔ جس پر قدم مارنے سے مجھے آرام ملا

۲ شغف و توجہ

کے رنگ پر بعض کتب فروشوں اور کتابوں کی خریدی میں سفارش بھی کی جن میں نہایت پسندیدہ کتاب تائید حق تھی۔ مگر اس تحریک پر صدہا جلد تائیدوں میں سے ایک کم [illegible] کتاب غالباً لوگوں نے لیں۔ ۱۵ اور ۱۶ ذی الحجہ کو چند لڑکے یتیم اور مساکین اور چند طالب علم یہاں آئے۔ اور نیز دو طالب علم عربی کے جن میں سے کچھ میرے پاس حدیث و طب پڑھتے تھے اور کچھ وہ جو آگے ان سے پڑھتے تھے اُن کے خرچ کا مجھے فکر پڑا۔ اور میں نے یہ خیال کر کے کہ جسقدر چندے یا خرچ حضرت صاحب کے عہد میں تھے۔ اُن میں کوئی جدید شاخ اب تک نہیں نکلی۔ بلکہ تصنیفوں اور اشتہاروں کے لحاظ سے خرچ میں گونہ تخفیف ہے۔ مگر لنگر پر ان طلبار کا بوجھ مجھے ناگوار اور ناپسند نظر آیا۔ کیونکہ حضرت صاحب کے وقت ان طلبہ کا کھانا لنگر سے نہیں دیا جاتا تھا۔ اس خرچ کو یتامٰی سابق۔ جدید۔ کل۔ مساکین سابق۔ جدید۔ کل۔ اور طالب علم کل۔ ان سب کا کھانا لنگر سے علیحدہ کرنے کا جو خیال ہوا۔ تو میں نے مولوی محمد علی صاحب کو

چندہ لنگر

جو اس وقت میرے ایک دست اور بازو اور جن کے اخلاص پر مجھے تعجب آتا ہے اور رشک بھی آتا ہے۔ یہ کہا کہ پانچہزار روپیہ ان لوگوں کے لئے خصوصیت سے الگ چندہ کیا جاوے۔ تو لنگر اس بوجھ سے محفوظ رہے۔ تو میں نے باوجودیکہ میں صاحب نصاب کسی زکوٰۃ کا نہیں ہوں۔ سو روپیہ اپنی گرہ سے دینا

کیا ہے۔ اور اُن کو تاکید کی۔ کہ میری طرف سے اس چندہ کے بارہ میں آپ ایک چٹھی شائع کریں۔ یہ تو ۱۰ اور ۱۲ ذی الحجہ کا قصہ تھا۔ کہ چند ایک غرباء کے بیمار ہو جانے سے میر صاحب

ناصر وارڈ

میر ناصر نواب کو۔ جو آجکل انجمن ضعفاء کے سرگرم ممبر ہیں۔ ایک جوش پیدا ہوا۔ کہ ان بیماروں کے لئے ایک وسیع مکان بنانا ضروری ہے۔ تاکہ ڈاکٹر اور طبیب ایک ہی جگہ ان کو دیکھ لیا کریں۔ اور ان کی تیمارداری میں کافی سہولت ہو۔ ان کی اس جوش بھری خواہش کو میں نے محسوس کر کے ایک سو روپیہ کا وعدہ ان سے بھی کر لیا ہے اور ۵۳ روپے نقد بھی دیئے۔ ایک بڑی رقم ساٹھ روپیہ کی جو اس کام کے لئے جو میں نے جمع کی اس کے بھی نکلوا دینے کا وعدہ کیا۔ اس جوش بھرے مخلص نے قادیان کے بستی مخالفوں اور موافقوں ہندو اور مسلمان۔ دشمن و دوست سب کو چندہ کے لئے تحریک کی۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس کا اثر تھا۔ کہ رات کے وقت میری بیوی نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ آج جو میر صاحب نے تحریک کی ہے اُس میں میں نے سچے دل اور کامل جوش اور پورے اخلاص سے چندہ دیا ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ اگر ایسے مکان کے لئے ہمارے کوئی مکان کسی طرح بھی مفید ہو سکیں۔ تو میں اپنی خام حویلی دینے کو دل سے تیار ہوں۔ یہ سب کچھ میر صاحب کے اخلاص اور دلی جوش کا نتیجہ تھا۔ میں نے اس سچے عقد ہمت اور جوش کو دیکھ کر ایک ایسے آدمی سے جو میرے خیال میں کبھی چندہ میں شریک نہیں ہوا۔ اور غالباً وہ چندوں سے مستفیض بھی ہے یہ کہا کہ ایسے جوش سے اگر آپ لوگ عربی میں دینیات میں تعلیم کے واسطے پُرجوش کوشش کرتے۔ تو آپ بھی یقیناً بہت بڑے کامیاب ہو جاتے۔ مگر اس نے مجھے یہ کہا۔

ایک معترض

کہ جس قدر یہاں چندے وصول کئے گئے اور بیان کیا گیا وہ سب کچھ ایک بے ایمانی اور دھوکہ اور فریب اور دغابازی کا کام تھا۔ جو شریر النفس لوگوں نے عربی تعلیم کے بہانے سے وصول کیا اور لوگوں کو دھوکا دیا اور وہ روپیہ اپنی اغراض میں صرف کیا یا کرتے ہیں۔ مجھ کو اس فقرہ سے جو تکلیف ہوئی ہے اُس کا بیان کسی لفظ میں میں نہیں کر سکتا۔ فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللّٰہ اور لقد اوذی موسیٰ فھو اکثر من ذالک کے سوا کوئی تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ مگر میں دُنیا میں زیادہ دیر رہنے کے لئے نہیں جیسا کہ اس شخص کا خیال ہے۔ اگر اور بھی کوئی ایسا ہو۔ اس نے تو کبھی بھی مالی شرکت نہیں کی۔ اور واقعہ میں جو مالی شرکت رکھتا ہے۔ صاف لفظوں میں سنانا چاہتا ہوں۔ اور تمام ان لوگوں کو جو قادیان میں چندہ دیتے ہیں۔ بلند آواز سے میں کھول کر کہتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں کانگریسوں۔ انارکسٹوں کانفرنسوں انجمنوں۔ ندووں۔ کالجوں۔ سکولوں۔ عربی مدارس اور سنسکرت کے مدارس کے لئے لاکھوں روپیہ بلکہ کروڑوں تک خرچ ہوتا ہے۔ جن جن موقعوں پر وہ لوگ اس روپیہ کو خرچ کرتے ہیں۔ اُن کاموں میں قوم کے محسن۔ ملک کے محب اور منجی وہ یقین کئے گئے ہیں۔ لیکن ہماری چھوٹی سی جماعت جس کا روپیہ لاکھوں سے ابھی نزدیک بھی نہیں۔ اس میں اگر دھوکا دہ اور فریبی لوگ کہلاتے ہیں۔ تو ہم سے بدتر کوئی بدنصیب نہیں ہو سکتا۔ جو چندے یہاں دیئے جاتے ہیں۔ وہ میرے خیال میں حسب ذیل ہیں۔ اوّل لنگر۔

مدات چندہ

اور یہ بہت پرانا چندہ ہے۔ جس کی حقیقت ہمیں اب معلوم ہوئی ہے۔ کہ اس میں بچت کی کوئی گنجائش نہیں۔ باایں کہ میرا ذاتی خرچ اس میں نہیں۔ دوسرا میگزین۔ جس کی نسبت حضرت صاحب کا یہ ارشاد تھا۔ کہ دس ہزار میگزین۔ انگریزی کا پرچہ شائع ہونا چاہئے۔ اگر اس کے خرچ کو کوئی دھوکہ باز اور بے ایمانی سمجھتا ہے۔ تو وہ شخص ہو سکتا ہے جو حضرت صاحب کو جو اس پرچہ کے اصل بانی ہیں دھوکہ باز اور بے ایمان قرار دے۔ تیسرا یہاں کا ہائی سکول مڈل اور پرائمری ہے۔ اس کا محرک نور الدین اور مرزا خدابخش تھے اور اس میں ہماری نیک نیتی یہ تھی۔ کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں۔ اور جو احباب قادیان سے باہر ہیں اُنہیں اپنی اولاد کو آخر وقتی ضروریات کے باعث تو سکولوں میں بھیجنا ہی پڑتا ہے۔ اور خرچ کے متحمل ہوتے ہی ہیں۔ اور سکولوں اور بورڈنگوں کی ناگوار برائیوں میں پھنسنے کا احتمال ہے۔ اس لئے اگر وہ لوگ اس اسکول میں اپنے بچوں کو بھیجدیں۔ اور وہی خرچ جو اُن کو اُن اسکولوں میں دینا پڑتا ہے یہاں دیدیں۔ تو ان کے بچے بورڈنگوں میں جو امور مضر اخلاق و صحت پیدا ہوتے ہیں اُن سے نسبتاً محفوظ رہیں۔ حضرت صاحب نے بھی اس کو جائز رکھا۔ اسکول کا چندہ صرف اسی طرح پر خرچ ہوتا ہے۔ جس طرح سرکاری ہائی سکولوں میں خرچ ہوتا ہے۔ سرکاری عہدہ دار اس کے نگران ہیں۔ سرکاری رنگ میں مجوزہ کورس یونیورسٹی کے موافق اس کی تعلیم ہے۔ اگر کوئی امر زائد ہے۔ تو صرف یہ ہے۔ کہ ان لڑکوں کے ماسٹر خصوصیت سے وہ ہیں جن کو حضرت صاحب بہت ہی پسند کرتے تھے اور میں تو ان کے کاموں کو رشک کا موجب یقین کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انگریزی پڑھاتے ہیں عربی کے مدرس نہیں۔ اور لڑکے نمازوں کے پابند کرائے بھی جاتے ہیں۔ اور وہ میرے درس میں بھی حتی الامکان شامل ہوتے ہیں۔ اور سعادت مند اس سے متمتع بھی ہیں۔ کتنے لڑکے ہیں۔ جن کی نسبت میرا یقین ہے۔ کہ انہوں نے پاک تبدیلی اس سکول میں رہ کر کی ہے۔ مجھے کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر اُن میں سے چند کے نام بھی لے دوں۔ مثلاً ماسٹر غلام محمد فتح محمد۔ ضیاء الدین۔ محمد علی ہیں جو اسکول سے نکل کر کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض شریر النفس جن کو پہلے ہی کسی ایسی راہ پر چلنے کا اتفاق ہوا جس سے ان کی طبیعتیں روبہ اصلاح نہ ہو سکیں۔ پر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ ایسے افراد کا ہونا ضروری ہے۔ پس مدرسہ کا چندہ یقیناً دھوکا کے طور پر نہیں۔ بلکہ یقیناً ایک ہائی سکول کا چندہ ہے۔

تیسرے مد زکوٰۃ ہے۔ باایں کہ زکوٰۃ کا مصرف قرآن میں بہت ہی مفصل موجود ہے۔ مگر پھر بھی قاضی امیر حسین مولوی سرور شاہ اور سید محمد احسن سے باوجود عدم ضرورت مشورہ کر لیتا ہوں۔ صرف مولفۃ القلوب کی مد جس کو ہمارے فقہا نے غیر ضروری سمجھا تھا۔ میں اس کو حضرت صاحب

کے عہد میں بھی اس کو ضروری سمجھتا تھا۔ اور اب بھی امر کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اس میں بھی زکوۃ کو لگا لیتا ہوں اور چونکہ ہماری جماعت ضعفاء کی ہے۔ اس واسطے اول تو زکوۃ کے دینے والے ہی کم ہیں۔ پھر جو دینے والے ہیں ان کو اپنے اقارب بھی مدنظر ہیں۔ پھر اس قحط سالی اور بیماریوں نے اور بھی اس مد کو مشکلات میں ڈالدیا ہے پنجم تھا چندہ وہ ہے۔ جو بطور نذر کے لوگ میرے ہاتھ میں دیدیتے ہیں۔ چونکہ اس وقت جب یہ لوگ دیتے ہیں ایسا موقعہ ہوتا ہے۔ کہ تفصیل سے پوچھا نہیں جاتا۔ اس لئے تمام ایسے نذرانہ کے چندوں کو اپنے علم صحیح اور مضبوط تجربہ سے مولوی محمد علی کو امین سمجھکر اور محتاط یقین کرکے ایک پیسہ سے روپیوں۔ نوٹوں۔ پونڈوں تک اُن کے سپرد کر دیتا ہوں۔ ہاں ایسی نذریں جن میں بطور نظیر کے میں دو چیزوں کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ شیخ رحمت اللہ نے مجھے کچھ گرم اور لٹھے کے کپڑے ایک بار نہیں دو بار بھیج دیئے۔ اور ایک میرے پنجابی بہت ہی پُرانے مخلص دوست نے مدراس سے ایک گرم کوٹ بھیجدیا۔ یا ایک میرے سکھ دوست نے کشمیر سے گرم پٹی روانہ کردی۔ اس کو میں خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم یقین کرکے آپ لے لیتا ہوں۔ نقدی میں ایسا اتفاق بہت ہی کم واقعہ ہوتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے لوگوں سے کہ مرزا یعقوب بیگ نے مجھے اور جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ بیوی صاحب نے الحاح سے کہدیا۔ کہ یہ تیرے ذاتی اخراجات کے لئے ہم دیتے ہیں۔ یا ایک میرے نہایت ہی پُرانے مخلص مولوی یحییٰ نے ضلع ہزارہ سے مجھے ایک دفعہ یہ کہہ کر کچھ دیا۔ کہ یہ بڑا ہی حلال طیب مال ہے۔ جس کو آپ کھائیں اور ہمارے لئے دعا کریں کیونکہ حرام کھانے والے کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اور یہ مال بلا اشتباہ حلال طیب ہے۔ تو میں نے اس مال کو بہت پسند کیا اور گھر میں تاکید کردی۔ کہ اسے احتیاط سے ہمارے کھلانے پینے میں لگائیں۔

اس کے سوا کچھ ایسی رقومات ہیں جن میں مثلاً جماعت سیالکوٹ نے مجھے خصوصیت سے درخواست دی۔ کہ آپ کا نذرانہ جماعت سیالکوٹ علیحدہ حاضر ہوکر پیش کرنا چاہتی ہے۔ کوئی وقت مقرر کیا جاوے مگر اُن کو کوئی ایسا موقعہ نہ ملا۔ اور وہ روپیہ جو اُن کے خیال میں ہوگا۔ ہم نے عام اغراض بیت المال اور صدر انجمن احمدیہ کے پیچھے دیدیا اور اُن سے نہ لیا۔ پس میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شخص نے کس طرح چندہ لینے والوں کو فریبی دھوکہ باز اور دغا دہندہ یقین کر لیا۔ تمام ایسے لوگ جو ہماری جماعت میں ہوں۔ ہم اُن سے بہتری کرتے ہیں بلکہ میری ایک لڑکی جس کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے۔ وہ مرگئی۔ تو اُس کا وہ روپیہ اس کی ماں کی درخواست پر ہم نے کسی تجارت پر کسی تاجر کو دیدیا۔ اور پھر امتہ الحی کے پیدا ہونے پر ہمیں خیال تھا۔ کہ وہ روپیہ اسی کو دیدیا جاویگا۔ مگر ان بدمعاملہ لوگوں نے ہمارا اصل روپیہ بھی پورا نہ دیا۔ باایں کہ وہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت اور ہمارے مریدوں میں داخل ہیں۔ مگر چونکہ ہم نے ہی دلایا تھا۔ ہم ذمہ وار تھے۔ کہ وہ روپیہ بیوی کو دلادیں۔ امتہ الحی کو ہم نے کہا۔ کہ اگر تم سورہ بقر ہمارے منشاء کے موافق ہم کو سنا دو۔ تو ہم تم کو سردست دو سو روپیہ بطور انعام کے دیں گے۔ لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو۔ یہ دو سو روپیہ کسی کے ابتلاء کا موجب ہو۔ میں نے اس روپیہ کے دینے میں تامل کیا۔ مگر آج رات مجھے انشراح صدر سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ایسے ابتلاء آئے ہی ہیں۔ اور آئیں گے۔ پس ہم اس پاک انعام کے دینے میں کیوں تامل کریں۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ وہ انعام عنقریب اسے دے ہی دیں گے۔ اور ادھر خدا تعالیٰ نے یہ سامان کردیا۔ کہ حکیم فضل دین نے مجھے کہا۔ کہ آپ کے دو سو دس روپیہ میرے ذمہ ہیں۔ عنقریب دیدوں گا۔ پس جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کا روپیہ میرزا ہادی اور ملاں جلال اور امور عامہ اور حمد اللہ اور قاضی اور شمس بازغہ کے پڑھنے میں دھوکہ سے لیا گیا ہے یا دھوکا سے لیا جاتا ہے۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہاں کوئی آدمی سردست ان کتابوں کو نہیں پڑھتا۔ اور نہ ان کتابوں کے پڑھنے کے لئے ہم نے آج تک کسی مخلص سے کوئی چندہ لیا ہے۔ ایسے لوگ جیسے خواجہ کمال الدین ہیں۔ اور ڈاکٹر یعقوب بیگ ہیں۔ یا سید محمد حسین یا سید حامد شاہ۔ مولوی غلام حسن۔ مولوی محمد علی۔ مولوی شیر علی۔ مفتی محمد صادق۔ خلیفہ رشید الدین۔ حکیم فضل الدین شیخ یعقوب علی۔ سید محمد احسن ہیں اور صدر انجمن کے ممبر جن کاموں کے لئے روپیہ کو لیتے ہیں۔ میں لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک کو یاد کرکے غلیظ قسم کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ یہ اپنے اغراض کے لئے یا فریب اور دھوکہ سے روپیہ نہیں لیتے نہ کسی ایسی عربی تعلیم کے لئے جس میں کتب بالا یا دیوان . . . . . متنبی پڑھایا جاتا ہو۔ ابھی تک نہ کوئی روپیہ لیا ہے اور نہ کسی نے ہم کو دیا ہے۔

ہمارا بے شک یہ منشاء تھا کہ جس طرح سید محمد احسن صاحب نے اپنے خطبہ میں جلال کے ساتھ صدر انجمن کے کورم اور اُن کے علوم پر حملہ فرمایا تھا۔ اس جوش کو عربی مدرسہ کے چندہ کے لئے خرچ کرتے اور ایک پر جوش لفظوں میں حاضرین جلسہ کو یوں فرماتے۔ کہ جس طرح ان وکلاء و ڈاکٹروں نے آپ لوگوں سے چندے لئے ہیں۔ اور اپنے اغراض کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی چندہ دو۔ اور میری یہ غرض ہے۔ وہ حقیقی جوش دکھلاتے۔ تو میں نا اُمید نہ تھا۔ کہ وہ جوش بیکار رجاتا۔ اور عربی مدرسہ کے لئے ایک موقعہ نہ نکالدیتا۔ یا یہ معترض بجائے اس کے کہ ہم سب کو بے ایمان خود غرض شرارتی۔ دھوکہ باز کہتا خود کوئی کام کرکے دکھاتا۔ تو ہمیں بہت خوشی ہوتی۔ عربی مدرسہ کے لئے جیسی ہم کو خود تڑپ ہے۔ ہر ایک کو کہاں ہو سکتی ہے۔ مگر اس وقت تو ہر کام کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور روپیہ ان ضروری کاموں کے لئے بھی کافی نہیں ہے۔ جو حضرت صاحب کے وقت اُس کے مصارف تھے۔ مثلاً میگزین۔ لنگر۔ ہائی سکول اور واعظ۔ بڑی مسجد اور ہائی سکول یا کالج کی عمارت اور واعظوں کا خرچ۔ جب یہی پورے نہیں ہوتے جن کو حضرت صاحب نے قائم کیا تھا۔ تو ہم عربی کا ایک بڑا مدرسہ جو اپنی ذات میں بڑے خرچ چاہتا ہے۔ اور دیکھو کہ ندوۃ العلماء اور دیوبند۔ الہیات کا مدرسہ کانپور اور انجمن نعمانیہ جو ان کاموں کے لئے وقف ہیں۔ ان کے منتظمین کو کیسی کیسی مشکلات کا آئے دن سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب

قبل اس کے کہ اس مضمون کو ختم کروں۔

ایک سوال کا حل کرنا

کسقدر ضروری ہے۔ کہ اگر تمہارے ہاں کوئی سکول عربی کا جس میں یرنا واہد ثلاثہ اور رحمہ اللہ قاضی نہیں پڑھائے جاتے۔ تو تم کیا کرتے۔ اور ان چندوں سے تم کیا کام لیتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم قوم میں وحدت اور اتحاد اور اُن سے کلمہ شہادت کا اقرار۔ توبہ اور استغفار کراتے ہیں۔ اور اُن کو تاکید کرتے ہیں۔ کہ تم استغفار۔ توحید۔ لاحول۔ الحمد درود شریف۔ اور نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی پابندی کرو۔ اور بتدریج اخلاق فاضلہ کی طرف قدم مارو۔ اور بدیوں کو ترک کرو۔ ہمارا خطبہ جو اس جلسہ میں ہوا ہے۔ وہ ہماری ایک روزانہ کارروائی کا نمونہ تھا۔ اور ہم اپنی جماعت کیلئے خصوصیت سے تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ کہ اُن میں ترقی واستقامت ہو۔ اور آفات ارضیہ وسماویہ سے محفوظ رہ کر دین کے خادم بنیں۔ کوئی مخفی وظیفہ کوئی مخفی ہدایت کوئی مخفی تعلیم اس سادہ تعلیم کے سوا نہیں کرتے۔ اور نہ قادیان کا مدرسہ سردست کسی اور تعلیم کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہاں لوگ آئیں۔ اور باہم محبت پیدا کریں ہم سے ملیں۔ ہماری سادہ تعلیم جو تمام انبیاء کا مشترکہ خزانہ ہے۔ اس کو لے جاویں۔ کوئی چندہ ہم یونیورسٹی کو اس کے پورا کرانے کے لئے نہ سردست مانگتے ہیں نہ اس کے مدعی ہیں۔

ہمارے میاں محمد لودھانوی اور کبھی ایسے گواہ ہیں کہ اُنہوں نے حضرت صاحب کے زمانہ میں یہ کہا تھا۔ کہ آپ کو روپیہ کی ضرورت ہو۔ تو آپ مجھ سے مانگ لیا کریں مگر ہم نے اُن کو بھی یہی جواب دیا۔ کہ تم ہمارے لئے دعا کرو۔ کہ ہم کو آپ سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑے اگر ہم چندہ کی کوئی تحریک کرتے ہیں۔ تو پھر دوبارہ ہم قسم کرتے ہیں۔ کہ ہم یا ہماری صدر انجمن اور اُس کے ممبر جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ دھوکا سے کوئی نہیں لیتے۔ نہ دھوکا دیتے ہیں۔ نہ ضرورت ہے۔

نورالدین

تتمہ مضمون

مضمون بالا کے متعلق بعض دوسرے اعتراضات کا جواب بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے دینا مناسب سمجھا ہے جو کسی نہ کسی ذریعہ سے آپ کے پاس پہونچائے گئے۔

اوّل۔ تعلیم الاسلام نام سکول کا غلط ہے۔ ہائی سکول چاہئے۔

الجواب۔ یہ نام تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھا تھا۔ اور اس پہلے اشتہار میں جو مدرسہ کے لئے شائع ہوا۔ یہی نام لکھا ہوا ہے۔ اور انگریزی تعلیم کے لئے یہ مدرسہ کھولا گیا تھا۔ پھر اعتراض کیوں ہے؟

علاوہ بریں کل دُنیا کے ہائی سکولوں میں پانچ وقت نماز کے لئے بچوں کو کوئی آفیسر نماز باجماعت کے لئے نہیں لے جاتا۔ مگر یہاں بالالتزام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تعمیل اور تعلیم الاسلام کی تکمیل کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ روزوں کے ایام میں حتی الوسع روزہ رکھنے کی ہدایت اور عمل کیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ یہ کہ آج ایسی ایک بی بی میرے سامنے آئی۔ جس کی بابت میرا خیال تھا۔ کہ وہ عربی کا ایک لفظ نہیں جانتی۔ مگر دوسری نے کہا کہ اس کے خاوند نے تین پارہ تک قرآن مجید کا ترجمہ اس کو پڑھا دیا ہے۔ جب پوچھا اُس نے کہاں سے پڑھا۔ تو جواب ملا۔ کہ ہائی سکول کی جماعت میں۔ اب بتاؤ یہ تعلیم الاسلام نہیں تو کیا ہے؟

دوم۔ اب تک چندہ سے کیا فائدہ ہوا؟

جواب۔ یہ اعتراض تو حضرت مرزا صاحب پر پڑتا ہے۔ جنہوں نے چندہ کی طرف توجہ دلائی۔ اس لئے کسی احمدی کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا مخالف یا مُرتد کر سکتا ہے۔ مخالف کو جواب دیتے ہیں۔ اگر کوئی مرتد ہو۔ تو اس کے لئے دوسرا وقت رکھتے ہیں۔ چندہ سے قوم بنی ہے اور قوم بنانے کے بھید کو وہ لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے قومیت سے فائدہ اُٹھائے ہیں ہندوستان کی کروڑہا مخلوق پر انگریزوں کی حکومت قومیت کا تھوڑا سا ثبوت ہے۔

سوم۔ انگریزی کیوں پڑھائی جاتی ہے؟

الجواب۔ اسی طرح جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو عبرانی پڑھائی تھی۔ انگریزی سے مسلمانوں کی غفلت کا نتیجہ اُن لوگوں سے پوچھو۔ جو مسلمانوں کی عام حالت پر غور کر رہے ہیں۔ پھر اُسی غفلت کا نتیجہ تھا۔ کہ اوّلاً اس ملک میں تمام مدرس مسلمان تھے۔ اب ان کی جگہ ہندو ہیں جو ان مسلمانوں کو آگے بڑھنے بھی نہیں دیتے۔ اور جن کی مسلمان کراڑ کے لقب سے تذلیل کرتے تھے۔ اب ہاتھ باندھ کر لالہ صاحب اور رائے صاحب کہنا پڑتا ہے اور پھر اسی غفلت کا نتیجہ تھا۔ کہ ایک کُتّاب کا لفظ امام کے مُنہ سے کسی کی نسبت نکلا۔ تو جنہوں نے انگریزی پڑھی تھی۔ اڑھائی سال تک دل کھول کر تکلیف دی مسلمان اگر انگریزی خوان ہوتے۔ خواہ ہمارے مخالف ہوتے یا موافق تو اُنہیں غیرت ہوتی۔ کہ اس خمیازہ کو دور کرنے کے لئے تھوڑی سی توجہ اس کام کے لئے کرتے۔ جس کام کے لئے انجمن حمایت اسلام اور محمڈن کالج نے انگریزی پر زور دیا۔

(۴) عربی پر روپیہ کیوں نہیں لگایا جاتا۔

الجواب۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ عربی پر روپیہ نہیں لگایا جاتا ہائی سکول میں عربی برابر پڑھائی جاتی ہے۔ یہ سکیم مدرسہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ پھر دینیات کی ایک شاخ قائم ہے اور اس کو بہتر اور زیادہ مفید بنانے کا سوال قوم اور کارکنوں کے سامنے ہے۔

علاوہ ازیں چھوٹا سا مدرسہ انجمن نعمانیہ۔ حمیدیہ۔ فیض عام کانپور۔ ندوۃ العلماء اور دیوبند ہے۔ کیا یہاں کی ضعفاء کی جماعت نے کوئی ایسا چندہ دیا ہے۔ جس سے ہم اتنا مدرسہ بھی قائم کر سکیں۔

(۵) مسکین فنڈ یہاں کوئی نہیں۔

الجواب۔ یہ معترض کا صریح جھوٹ ہے۔ کیونکہ مثلاً ضلع ہزارہ اور کاغان وغیرہ کے لوگ مسکین فنڈ سے کھانا اور کپڑا پاتے ہیں۔ اور پھر نمک حرامی کے رنگ میں ان میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے۔ اگر کیا ہے۔ کیا یہ معلوم نہیں۔ کہ مدرسہ کے

طلباء اور بعض نابینا یہاں ہیں۔ اور ان پر معقول خرچ ہوتا ہے جن میں ممکن ہے معترض بھی ہو۔ وہ ۱۷ کے قریب ہیں یہاں سے روٹی اور معقول کپڑا لیکر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

(۶) غلام محمد اور فتح محمد یہاں نہیں پڑھے۔

الجواب۔ یہ بھی سُست اور گواہ چُست والا معاملہ ہے۔ معترض نہیں بتاسکتا۔ کہ پھر انہوں نے اسقدر تعلیم کہاں پائی؟ اگر کالجی تعلیم یہاں نہیں پاسکتے۔ تو کالج کی تعلیم کے لئے روپیہ کہاں سے لیا؟

(۷) دینیات کی تعلیم پانے والوں کے لئے صابون اور حجام ندارد ہے۔

الجواب۔ معترضین خود ہی بتائیں۔ کہ وہ کہاں سے لاتے ہیں۔

(۸) تین برس میں اعلیٰ عربی دان تیار ہونے چاہئیں۔

الجواب۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ اس سے بھی کم میں ہو۔ مگر کوئی نمونہ دکھائے۔ کہ الف با تا شروع کر کے تین سال میں کوئی فاضل ہو گیا ہو۔

آخر میں پھر نصیحت کی جاتی ہے۔ کہ نکتہ چینی اور عیب اعتراض کرنے والے نے کبھی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اول عیسائیوں کی قوم ہے۔ جس نے آدم سے لیکر نبی کریم تک کو بُرا بنایا۔ یہودی پہلے سے اور مسلمان تیرہ سو برس سے جواب دیتے آئے۔ مگر بتاؤ۔ عیسائیوں کو کچھ فائدہ ہوا؟۔

پھر شیعہ صحابہ کرام پر تابعین۔ تبع تابعین اور اکابرین پر اعتراض کرتے رہے۔ اور خاموش نہیں ہوئے حتی کہ بخاری میں ہے۔ کہ ابن عمر کے سامنے حضرت عثمان پر اعتراض کئے۔ ان دو کے بعد آریا نے اسی عیب چینی کے لئے کمر باندھی۔ مگر کسی مسلمان نے اُن کو بند کر دیا۔ کہ اُن کو سخن چینی سے روک دیا ہو۔ پس ایسے معترض عیسائیوں آریوں اور شیعوں کی اتباع نہ کریں۔ یہ راہ بہت خطرناک ہے۔ اور نہائت کٹھن اور غالباً غیر مفید ہے۔ تعلیم اسلام جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی۔ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہو موفق ہے۔ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء

قادیان میں ایک ہسپتال کی ضرورت

قادیان میں ہسپتال کی ضرورت کا سوال پہلی مرتبہ نہیں اٹھا۔ بلکہ ۱۹۰۶ء میں بھی اس ضرورت کے متعلق ایڈیٹر الحکم کو بہت کچھ لکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور اسی مطلب اور غرض کے لئے وہ ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے بھی انہیں ایام میں ملا تھا۔ اور صاحب موصوف نے اس سوال کو نہائت قدر کی نظر سے دیکھا۔ اور مناسب موقعہ مدد کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ گورداسپور کے سول سرجن صاحب نے بھی اس سوال پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ بہرحال یہ تو سرکاری امداد کا سوال ہے۔ اور جب کہ قادیان نوٹیفائیڈ ایریا ہو گیا ہے۔ مناسب موقعہ امداد کی ہمیں توقع کرنی چاہئیے اس وقت اس نوٹ کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے۔ کہ میں احباب کو توجہ دلاؤں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے ماتحت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب بانی مجلس ضعفاء نے چندہ شروع کیا ہے۔ اور پانچ ہزار روپیہ چندہ کا تخمینہ محض عمارت کے لئے ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مقصد کے لئے ایک سو روپیہ دیا ہے۔ اور آپ کی اہلیہ نے بھی نہائت جوش سے اس میں حصہ لینا چاہا ہے۔ جیسا کہ اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہو گا۔ جو پہلے لکھا گیا ہے۔ حضرت میر صاحب قادیان اور اُس کے متعلقہ دیہات اور دوسرے شہروں میں پھر کر چندہ جمع کریں گے اس لئے احباب کو چاہئیے۔ کہ وہ اس دورہ کی ضرورت ہی نہ رہنے دیں۔ اور خود بخود چندہ جمع کر کے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے نام بمقام قادیان بھیجدیں یہ روپیہ امانت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں رہے گا۔ یہ یاد رکھو کہ قادیان میں ہسپتال کا بن جانا بہت سے مفاد کا باعث ہوگا۔ اور یہ ایسی خیر جاری ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے اس سے ثواب ہوتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ہمت دے۔ کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر آپ حصہ لیں۔ اور اس طرح پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ جو اس کی مخلوق پر رحم اور شفقت کرنے سے آتا ہے۔ آمین!

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ ایسا ہی حضرت ام المومنین علیہا السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل کے سایہ میں ہے۔

۲۔ ہفتہ زیر اشاعت میں آسمان ابر آلود رہا۔ سرد ہوائیں چلتی رہیں جس سے سردی خوب چمک اُٹھی ہے۔ کسیقدر تقاطر بھی ہوا۔

۳۔ تعمیر مدرسہ کے سلسلہ میں بھٹہ کو آگ دینے کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

۴۔ مدرسہ عربیہ و دینیہ کی اصلاح کا سوال صدر انجمن احمدیہ کے اہل الرائے ممبروں کے سامنے ہے۔ اور اس پر غور ہو رہا ہے امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی بہترین اور مفید طریق نکالدے گا۔

عام اطلاع

۱۔ خریداران الحکم اپنی ہر قسم کی خط و کتابت متعلقہ اخبار میں اپنی چٹ کا نمبر ضرور دیں۔ اور جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجیں۔

۲۔ جس تاریخ کا پرچہ نہ پہنچے۔ اُس سے آٹھ دن کے اندر اطلاع دینے پر وُہ پرچہ مل سکیگا۔ ورنہ نہیں۔

۳۔ قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول ہوگی۔

تین تقریریں

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ والی دو تقریریں اور عید الضحیٰ والا خطبہ فلسفہ قربانی ہر سہ مضامین ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوں گے۔ اور اگر ممکن ہوا۔ تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر بھی ساتھ شامل کر دی جاویگی۔ یہ رسالہ خریداران الحکم کو ۲۰ جنوری اور ۷ فروری ۱۹۰۹ء کے بجائے دیا جاویگا۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر الحکم ہی لکھا ہوگا۔ پس وہ یاد رکھیں۔ اس کی زائد کاپیاں بھی طبع ہوں گی۔ جو لوگ چاہیں۔ وہ قیمتاً لے سکیں گے (یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

چودھری رستم علی۔

یہ اس وحی کے الفاظ ہیں۔ جو ۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئی اور یہ نام ہے ہمارے ایک نہایت ہی مخلص اور صادق بھائی کا جس کی وفات کی خبر میں لکھ رہا ہوں۔

جنہوں نے قادیان دارالامان میں ۱۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو قبل دوپہر ۶ یوم بیمار رہ کر عالم آخرت کی راہ لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی تاریخ کو انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

چودھری رستم علی صاحب ہماری جماعت میں ایک بڑے ہی مخلص اور قابل تقلید احمدی تھے۔ وہ محکمہ پولیس میں ۲۲ برس تک نہایت نیک نامی اور قابلیت کے ساتھ ایک معمولی کنسٹبل سے انسپکٹر پولیس کے درجہ تک پہنچے اور اسی عہدہ پر انہوں نے پنشن لی۔ پنشن لیکر وہ مہاجر بن کر قادیان آگئے۔ اور ایسے آئے۔ کہ پھر نہ گئے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ ان کا نام زندہ رہیگا۔ اس لئے کہ وہ فی الحقیقت زندہ ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوامِ ما

نیازمند ایڈیٹر الحکم کو چودھری صاحب سے اس وقت سے نیاز حاصل ہے جب وہ ایک سارجنٹ تھے اور ایڈیٹر الحکم ودم مڈل کا ایک طالب علم۔ انہیں ایام میں براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کا مطالعہ چودھری صاحب کیا کرتے تھے اور خاکسار ایڈیٹر الحکم بھی ان کتابوں کو بدوں سمجھنے کے یا بہت ہی کم سمجھنے کے سن لیا اور پڑھ لیا کرتا تھا۔

اس لمبے عرصہ میں چودھری صاحب مختلف مقامات پر پھرتے پھراتے رہے اور آخر انسپکٹر پولیس ہو گئے۔ اور ایڈیٹر الحکم طالب علمی کے زمانہ سے نکل کر ملازمت کے مزے چکھ کر اُسے چھوڑ کر پھر المسیح کی جگہ آ پہنچا۔ جہاں اُس نے اپنے ایک قدیم شناسا کو اپنے ساتھ ایک ہی باپ کا بیٹا پایا۔ چودھری صاحب بے شمار خوبیوں کے انسان تھے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو۔ کہ وہ سچے مسلمان تھے بلکہ میں اپنے ایمان میں انہیں اولیاء اللہ میں سے یقین کرتا ہوں حضرت اقدس کی محبت میں ایسے فانی اور گداز تھے۔ کہ اس عشق میں انہوں نے بعض دھوکہ دینے والوں سے مالی نقصان بھی اُٹھایا اور بارہا اٹھایا مگر جب کوئی حضرت کا نام لیکر اُن کے پاس چلا جاتا تو وہ اس کو یاد محبوب کا ذریعہ یقین کرکے اُس پر سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہو جاتے ہمیشہ جو کچھ کمایا۔ وہ سلسلہ کی خدمت میں دیا۔ ہر ایک نیک تحریک میں سب سے بڑھ کر حصہ لینے کے لئے بڑے حریص تھے۔

قادیان آکر انہوں نے بیت المال کی خدمت اپنے ذمہ لی اور انجمن نے اُن کو افسر بیت المال مقرر کیا اور لنگر کا انتظام اُن کے سپرد کیا کیسی فروتنی طبیعت میں تھی۔ کہ ان ایام میں ہمیشہ اپنے آپ کو خادم بیت المال لکھا کرتے۔ بجائیکہ دوسرے صیغہ جات کے افسر اپنے آپ کو افسر لکھتے ہیں اور یہ کوئی گناہ کی بات بھی نہ تھی۔ مگر انہوں نے ہمیشہ عاجزی اور فروتنی کو پسند کیا۔ باوجودیکہ وہ لنگر خانہ کے افسر تھے۔ مگر اپنے کھانے کے لئے اپنا انتظام اپنی گرہ سے کرتے تھے۔

اور ایسی محنت اور جفاکشی سے کام کیا کہ اس تھوڑے ہی عرصہ میں کام کرنے والوں کے لئے ایک قیمتی نمونہ چھوڑ گئے ہیں معمولی اشیاء کے لئے وہ خود ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے اور کوشش کرتے تھے سالانہ جلسہ میں غیر معمولی محنت اور متواتر شب بیداری نے انہیں سخت کمزور کر دیا۔ اور آخر اُسی جہاد (خدمتِ دین) میں وہ شہید ہو گئے اور اپنے محبوب و مولا آقا کے حضور جا پہنچے۔

چودھری صاحب کی کس کس خوبی کا ذکر کریں ان کی خوبی کیلئے یہ کیا کم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اُن کے حق میں نازل ہوا۔

چودھری رستم علی

اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں چودھری کے لفظ سے یاد فرمایا۔

چودھری صاحب کی مفارقت بڑے رنج اور افسوس کا موجب ہے مگر اس لحاظ سے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اس کے دین کے خادم ہونے کی حیثیت میں دنیا سے رخصت ہوئے خوشی کا باعث ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ وہ اس امتحان میں پورے اُترے۔ خدا کرے۔ کہ ہم کو بھی ان جیسا اخلاص، صدق اور وفا اور سچی قربانی کا موجب ہے۔ اور اسی طرح خاتمہ بالخیر ہو۔ چودھری صاحب نے آخر وقت تک بڑے صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا۔ اُن کے چہرہ پر کبھی بھی گھبراہٹ کے آثار نہ پائے گئے بلکہ وہ پورے اطمینان اور حوصلہ سے جان دینے کے وقت تک سے نہایت استقامت سے وصیت لکھوائی۔ اور خود دستخط کئے۔ آخر رفع حاجت کے لئے اُٹھے اور فارغ ہو کر لیٹے ہی تھے کہ مرغ روح پرواز کر گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا اور احباب اپنے نہایت ہی پیارے اور مخلص بھائی کو حضرت امام علیہ السلام کے جوار میں پہنچا آئے۔ چودھری صاحب نے دنیوی رنگ میں اپنی یادگار صرف ایک بچی چھوڑی ہے جو اپنی والدہ کے پاس وطن میں ہے۔ جو ضلع جالندھر میں ہے۔ مگر دراصل اُن کی یادگار اُن کی نیکیاں اُن کی وہ خدمتیں جو دین کے لئے انہوں نے کی ہیں امٹ ہیں۔ اور کوئی ہاتھ انہیں محو نہیں کر سکتا۔ اگر موقع ملا۔ تو چودھری صاحب کے متعلق کچھ بعد میں بھی لکھیں گے۔ فی الحال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں جو حضور نے آپ کے متعلق ایک وقت لکھی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں حضرت اقدس کی وہ تحریر درج کروں۔ ایک وہ بات میں اور کہنا چاہتا ہوں۔ چودھری صاحب کو نیازمند ایڈیٹر الحکم سے ساتھ خصوصیت سے محبت تھی الحکم کے وہ پہلے خریدار تھے یعنی سب سے پہلا انسان جس کے نام الحکم جاری ہوا۔ وہ

چودھری رستم علی تھا۔

اگرچہ اُن کی وفات کے ساتھ الحکم اُن کے نام بند ہوتا ہے مگر میں اپنے مخلص دوست کی یاد تازہ رکھنی چاہتا ہوں۔ اس لئے اُن کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے الحکم جب تک جاری رہیگا کسی ایسے نادار شوقین کو دیا جاویگا۔ جو قیمت ادا کر نہیں سکتا اور ایسا ہی ہر جدید تصنیف یا تالیف جو کارخانہ الحکم سے ایڈیٹر الحکم شائع کریگا۔ اپنے دوست کے لئے اس کی ایک کاپی کسی حاجتمند کو للہ دیتا رہیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس مخلص بھائی کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔ اور بہت بہت دعائیں کریں۔

اب آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریر درج کرتا ہوں۔ جو آپ نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۰۶ و ۸۰۷ پر شائع کی ہے۔ کیا اچھا ہو۔ کہ یہی کتبہ اُن کی قبر پر لگا دیا جاوے۔

فرماتے ہیں:-

"حبی فی اللہ منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے۔ یہ ایک نوجوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اول درجہ کے دوستوں میں سے ہے۔ اُن کے چہرہ پر ہی علامات غربت و بے نفسی و اخلاص ظاہر ہیں۔ کسی ابتلاء کے وقت میں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا اور جس روز سے ارادت کے ساتھ انہوں نے میری طرف رجوع کیا اس ارادت میں قبض اور افسردگی نہیں بلکہ روز افزوں ہے

تعلیمی کانفرنس میں ماتمی رزولیوشن

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا گزشتہ اجلاس امرتسر میں ہوا۔ اور ناظرین الحکم ایک حد تک اس کے ضروری کوائف سے واقف ہو چکے ہیں۔ آج میں تعلیمی کانفرنس کے ماتمی رزولیوشنز پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ شائد ناظرین حیران ہوں۔ کہ تعلیمی کانفرنس کیا اور ماتمی رزولیوشنز کیا؟ انہیں زیادہ حیران نہ کر کے میں بتا دیتا ہوں۔ کہ کانفرنس میں ان دو جلیل القدر مسلمانوں کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا جو علیگڈھ کالج کے لئے خصوصیت سے دست و بازو تھے۔ اور انہوں نے گزشتہ سال میں اس دنیا کو چھوڑا۔ ان میں سے ایک آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب مرحوم تھے اور دوسرے مولوی سمیع اللہ خان صاحب مرحوم۔

اس لحاظ سے کہ ناظرین میرے مضمون کو بخوبی سمجھ سکیں میں ان دونوں رزولیوشنز کی اصل عبارت کو درج کرتا ہوں:۔

"(۱) یہ کانفرنس آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب مرحوم کی وفات کے دردناک واقعہ کو ایک قومی مصیبت سمجھتی اور اس پر اظہار افسوس کرتی ہے (۲) یہ کانفرنس مولوی سمیع اللہ خان صاحب سی۔ ایم۔ جی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتی ہے" یہ وہ الفاظ ہیں جن میں اظہار افسوس کیا گیا ہے۔

تعلیمی کانفرنس بجائے خود تعلیمی پہلو کے لحاظ سے کل مسلمانوں کی قائمقام سمجھی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ وہ ظاہر کرتی ہے۔ مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اگرچہ یہ اظہار افسوس ایک رسمی طریق سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن جبکہ کانفرنس نے اپنے اجلاس میں اظہار افسوس کی ضرورت سمجھی۔ اور ایک یا دوسرے بزرگ کی وفات کو قومی مصیبت قرار دیا۔ تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ کانفرنس کے ارکان خصوصاً نواب وقار الملک کو متوجہ کروں۔ کہ کانفرنس نے بہت بڑی فروگزاشت کی ہے۔ مسلمانوں کی تعلیمی اصلاح فی الجملہ ایک مفید اور مناسب وقت کام ہے۔ لیکن مسلمانوں کو مسلمان رکھنا سب سے زیادہ ضروری کام ہے خصوصاً اس زمانہ میں اگر مسلمان بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرلیں اور بڑے بڑے عہدے بھی حاصل کرلیں اور دنیا میں ان کے بنک اور ساہوکارہ کی کوٹھیاں بھی قائم ہوں لیکن وہ مسلمان نہ ہوں۔ تو پھر کیشوداس اور امام الدین میں کیا فرق ہوگا۔ اسلام ہی ایک ایسی نعمت اور دولت ہے۔ جو دوسروں سے ہمیں ممتاز کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو بیرون راتھ شیلیڈ اور کارنیگی جیسے انسان دنیا میں موجود ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ان پر فخر کرسکتا ہے؟ کبھی نہیں!

ایسی صورت اور حالت میں جس شخص نے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی اور اسلام کے چہرہ سے بدنما داغ دور کر کے اس کے منور اور درخشاں چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے اور ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل انتظام کیا۔ کیا اس کی وفات پر کانفرنس میں اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس نہ ہونا افسوس کے قابل امر نہیں ہے؟ یہ حامی اسلام کون تھا؟ دنیا اس سے واقف ہے

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور

کانفرنس اگر آپ کی وفات پر اظہار افسوس کا کوئی رزولیوشن پاس کرتی۔ تو اس سے حضرت ممدوح کے مدارج اور آپ کی خدمات اسلام میں کوئی ترقی نہ ہو جاتی۔ اور اب پاس نہ کرنے سے اس میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن جبکہ کانفرنس نے اظہار افسوس کے طریق کو اختیار کیا تھا۔ تو اس کا فرض تھا۔ کہ وہ اس جلیل الشان انسان کی وفات پر (جو فی الحقیقت قومی مصیبت اور موت العالِم قرار دیئے جانے کے قابل ہے) بھی اظہار افسوس کر کے بتا دیتی کہ اسے کسی خاص فرقہ سے تعصب اور ضد نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی کی وفات پر سید صاحب مرحوم نے ایک پُرزور آرٹیکل اپنے اخبار میں شائع کیا۔ بحالیکہ پنڈت دیانند صاحب نے اسلام پر جس قدر اعتراضات کئے ہیں۔ وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ لیکن ان کی وفات پر تعلیمی کانفرنس کے بانی مبانی نے اپنی فراخ حوصلگی کا ثبوت اس طرح پر دینا چاہا۔ کہ جو کسی غیور مسلمان کو شائد ناپسند ہو۔ مگر اب وہی تعلیمی کانفرنس ایک ایسے شخص کے لئے جو اسلام کا عظیم الشان مجدد تھا۔ اظہار افسوس کے لئے دو لفظ نہیں نکال سکتی۔

کیا اس کے یہ معنی نہیں ہوسکتے کہ کانفرنس اور اس کے ارکین مسلمانوں کو مسلمان رکھنے کی اہمیت اور ضرورت کو محض لاشئے یقین کرتے ہیں؟ ورنہ کیوں اس نے یہ راہ اختیار کی؟ حضرت اقدس (علیہ السلام) کی خدمات اسلام کے اظہار کے لئے میں اگر اپنی طرف سے کچھ کہوں۔ تو شائد اسے حسن ارادت پر محمول کیا جاوے۔ اس لئے کانفرنس کو میں ایک ایسے آدمی کی رائے سنانی چاہتا ہوں جو اُن کا مسلّم بزرگ ہے اور میری مراد اس سے نواب محسن الملک مرحوم ہے۔

۱۸۹۵ء میں حضرت مرزا صاحب مغفور نے مباحثات مذہبی کی طوفان بے تمیزی کی اصلاح کے لئے گورنمنٹ کو ایک قانون کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور عام مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے آپ نے اس درخواست کا مسودہ عام طور پر شائع کیا تھا۔ اور مسلمانوں کے چیدہ افراد کو بھی بھیجا تھا۔ چنانچہ نواب محسن الملک مرحوم کو بھی اس کی ایک کاپی بھیجی۔ اس کے جواب میں نواب صاحب مرحوم نے جو خط اعلیٰ حضرت کو بمبئی سے ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو لکھا۔ وہ میرے پاس محفوظ ہے۔ اور میں اسے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ کانفرنس کے ارکین کو معلوم ہو۔ کہ نواب صاحب کی رائے کیا تھی؟ اس میں جن الفاظ کو میں نے جلی کر دیا ہے۔ وہ خصوصیت سے توجہ کے قابل ہیں:۔

نواب محسن الملک کا خط حضرت اقدس کے نام

بمبئی۔ الفنسٹن ہوٹل۔ ۲۔ اکتوبر ۹۵ء

جناب مولنا و مخدومنا دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون کے عرض یہ ہے۔ کہ آپ کا چھپا ہوا خط معہ مسودہ درخواست کے پہنچا۔ میں نے اسے غور سے پڑھا۔ اور اس کے تمام ماله و ماعلیہ پر غور کیا۔ درحقیقت دینی مباحثات و مناظرات میں جو دل شکن اور جیسی دردانگیز باتیں لکھی اور کہی جاتی ہیں۔ وہ دل کو نہایت بے چین کرتی ہیں۔ اور ایسی سے **ہر شخص کو جسے ذرا بھی اسلام کا خیال ہوگا روحانی تکلیف** پہونچتی ہے۔ خدا آپ کو اجر دے۔ کہ آپ نے